آیت اللہ العظمیٰ شہید باقر الصدرؒ

جو لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے ایران میں اٹھے اور مارے گئے وہ شہید ہیں اور خدا انہیں جنت میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور کرے گا۔ (انقلاب اسلامی ایران کے موقع پر پیغام)

شوریٰ نیوز

صرف ممبران کیلئے

www.shouranews.com

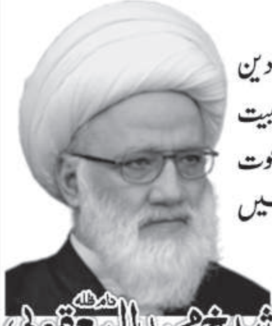

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی دام ظلہ

بلاشبہ حسینی شعائر اور عزاداری کو باقی رکھنا حقیقی دین کی تثبیت اور مومنین کے قلوب میں اس کو تثبیت کرنے اور بشریت کو خداوند عالم کی طرف دعوت دینے میں سب سے عظیم دینی و مذہبی اعمال میں سے ہے۔

جلد دوئم، سلسلہ نمبر: 40 | جمعۃ المبارک 04 جولائی 2025ء تا جمعرات 10 جولائی 2025ء | قیمت: 30 روپے

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

یوم عاشورہ امام حسینؑ نے استقامت اور صبر کا لاثانی درس دیا، آیت اللہ یعقوبی

اس جنگ میں امام حسین علیہ السلام نے ظلم اور جبر کے خلاف آواز بلند کی اور اپنی قربانی دے کر اہل اسلام کو سچائی اور عدل کا راستہ دکھایا

عزاداری ایک ایسا ذریعہ جس کے باعث پیغام دینِ حق پہنچانے میں مدد ملتی ہے مجالس میں فلسفہ شہادت امام حسین علیہ السلام بیان کرنا ہر خطیب اور ذاکر کیلئے ازحد ضروری ہے

نجف اشرف (فارن ڈیسک) آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے محرم الحرام کے حوالے سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ محرم الحرام کی اہمیت اس لیے بہت زیادہ ہے کہ یہ عظیم تر قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ یوم عاشورہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے میدان کربلا میں اللہ کی راہ میں جان دیکر استقامت اور صبر کا لاثانی درس دیا۔ یہ دن ایسا دن ہے جس دن آدم سے خاتم تک کی تاریخ اور مقصد کو عملی نمونہ کی شکل میں کامیابی کی منزل تک پہنچایا گیا۔ اس جنگ میں امام حسین علیہ السلام نے ظلم اور جبر کے خلاف آواز بلند کی اور اپنی اور اپنے جانثاروں کی قربانی دے کر اہل اسلام کو سچائی اور عدل کا راستہ دکھایا۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ کربلا کی یہ جنگ محض ایک جنگ نہیں تھی، بلکہ یہ دین اسلام کا حقیقی دفاع تھا۔ محرم الحرام کا مہینہ اور اسلامی روایات محرم الحرام میں تمام مسلمانوں میں خاص دینی جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ محبان اہلبیتؑ اس مہینے میں عزاداری کی تقریبات منعقد کرتے ہیں اور اُسی انداز میں سوگ مناتے ہیں جس کا آئمہ طاہرین علیہم السلام نے حکم دیا کیونکہ عزاداری ایک ایسا ذریعہ جس کے باعث پیغامِ دینِ حق پہنچانے میں مدد ملتی ہے مجالس میں فلسفہ شہادت امام حسین علیہ السلام بیان کرنا ہر خطیب اور ذاکر کیلئے ازحد ضروری ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور اُن نے جانثاروں کی شہادت صرف ایک وقت کی قربانی تک محدود نہیں تھی، بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے ایک رہنما اُصول بنا دیا گیا ہے کہ حق کے ساتھ چاہے تعداد کم ہو تب بھی تم کو حق کا ساتھ ہی دینا ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے ظلم کے خلاف جس انداز میں علم بلند کیا اور اپنی اور اپنے جانثاروں کی قربانی دی اس کیلئے سچائی، انصاف، اور دین اسلام کی اصل روح کو سمجھنا ازحد ضروری ہے۔ ان کی قربانی ہمیں بتاتی ہے کہ کبھی بھی ظالم کے سامنے جھکنا نہیں چاہیے، چاہے حق کا ساتھ دینے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہو چاہے سامنے کتنی ہی مشکلات کیوں نہ کھڑی ہوں۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ محرم الحرام ہمیں اتحاد اور یکجہتی کا درس دیتا ہے۔ اس مہینے میں مسلمان اپنے مختلف فرقوں اور مذاہب سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ عزاداری کریں اور دنیا کو یہ پیغام دیں کہ ہم سب حسینؑ کے طرفدار ہیں یزید ایک فاسق تھا جو مٹ گیا۔ امام حسین علیہ السلام کی قربانی اور ان کے پیغام کو یاد رکھنا صرف تاریخ کا حصہ نہیں، بلکہ ہماری زندگی کا حصہ بننا چاہیے تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں انصاف، سچائی اور محبت کے اصولوں کو اپنائیں۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ آج پھر سے ایک دور کا آغاز ہوا چاہتا ہے جہاں ہم حالت جنگ میں ہیں اور وقت قربانی کا متقاضی ہے ہمیں ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 25)

نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

محرم الحرام رواداری، تحمل اور برداشت کا درس دیتا ہے، شیخ ناصری

ہماری ہمیشہ کوشش رہی کہ بحیثیت پاکستانی ملت اسلامیہ اور بحیثیت شیعہ ملت جعفریہ میں اتحاد قائم ہوتا کہ کوئی بھی فتنہ سر اُٹھانے کے قابل ہی نہ رہے

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) وسربراہ شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ محرم الحرام ہمیں رواداری، تحمل اور برداشت کا درس دیتا ہے، ماہ محرم الحرام ایسا اسلامی مہینہ ہے جس کا احترام کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ موجودہ دگرگوں ملکی حالات کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم آپس میں اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے متحد ہو جائیں۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ ملک دشمن قوتیں جان بوجھ کر ان دنوں میں فرقہ پرستی کی آڑ میں فسادات اور قتل و غارت کا بازار گرم کرنے کی کوشش کرتی ہیں ہمیں ملکر اُن کے ناپاک عزائم اور سازشوں کو ناکام بنانا ہے۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا کہ ہماری ہمیشہ کوشش رہی کہ بحیثیت پاکستانی ملت اسلامیہ اور بحیثیت شیعہ ملت جعفریہ میں اتحاد قائم ہوتا کہ کوئی بھی فتنہ سر اُٹھانے کے قابل ہی نہ رہے کیونکہ دین اسلام اور قرآن نے تفرقہ بازی کو سخت ناپسند کیا ہے۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا کہ محرم الحرام جہاں ہمیں ایثار کا درس دیتا ہے وہیں ہمیں آپس میں اتحاد کے ذریعے اُسوہ شبیری کو اپنانے کی طرف راغب کرتا ہے تاکہ ہم حقیقی طور پر اہلبیت کے محب بنیں اور محمد و آلِ محمد کے مشن کو آگے لے کر چلیں۔ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا کہ شہادت (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 26)

آیت اللہ سید علی اکبر حسینی حائری

رہبر انقلاب پر حملہ، پوری امت کیخلاف اعلانِ جنگ ہے

امریکہ کی جانب سے مقدس ایرانی سرزمین پر وحشیانہ حملوں کی ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں

نجف اشرف (فارن ڈیسک) نجف اشرف کے بزرگ عالم دین آیت اللہ سید علی اکبر حسینی حائری نے امریکہ کے صدر اور صہیونی حکومت کے سربراہان کی جانب سے رہبرِ معظم انقلاب اسلامی اور شیعہ مرجعیت کے خلاف دی گئی دھمکیوں کے بعد ایک اہم پیغام جاری کیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف امریکہ کی حالیہ جارحانہ کارروائیوں اور اس منحوس حکومت کی جانب سے مقدس ایرانی سرزمین پر وحشیانہ حملوں کی ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ یہ حملے نہ صرف بین الاقوامی قوانین (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 16)

آیت اللہ العظمیٰ نوری ہمدانی

آیت اللہ خامنہ ای کو دھمکی دینے والے محارب کے حکم میں ہیں

آج کے دور میں وہ پوری شجاعت اور قوت کے ساتھ امت مسلمہ کی قیادت فرما رہے ہیں

قم المقدس (فارن ڈیسک) حضرت آیت اللہ العظمیٰ نوری ہمدانی نے اس درخواست کے جواب میں کہ ”رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای دام ظلہ کو امریکہ کے صدر کی جانب سے قتل کی دھمکی دیے جانے کے بعد، امریکہ اور عالمی صہیونیت کے خلاف ایک تاریخی فتویٰ جاری کیا جائے“، ایک اہم اور تاریخی ردعمل پیش فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں جس بیان کا حوالہ دیا ہے، اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ مرجعیتِ شیعہ اور خاص طور پر آیت اللہ خامنہ ای (دامت برکاتہ) (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 17)

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی

فرد یا حکومت کیجانب سے رہبر و مرجعیت کو دھمکی دینا محاربت ہے

ایسے کسی بھی دشمن حکومت یا فرد کے ساتھ تعاون، حمایت یا خاموشی اختیار کرنا شرعاً حرام ہے

قم المقدس (فارن ڈیسک) آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی نے حالیہ دنوں میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور صہیونی حکومت کی جانب سے رہبر معظم انقلاب اسلامی اور مرجعیت کو دی گئی دھمکیوں کے جواب میں واضح فتویٰ صادر کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”جو شخص یا کوئی حکومت، اسلامی امت اور اس کی قیادت کو نقصان پہنچانے کی نیت سے رہبر معظم یا مرجعیت کو دھمکی دے یا (خدانخواستہ) ان پر حملہ کرے، اس کا حکم محارب یعنی خدا اور رسول سے جنگ کرنے والے کا ہے۔“ آیت اللہ مکارم نے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 18)

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

سینئر مدرس جامعۃ المنتظر سید علی نقی نقوی انتقال کر گئے

محسن ملت صفدر نجفی کے فرزند تھے 2005ء میں پاکستان واپس تشریف لائے

لاہور (بیورو رپورٹ) حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر کے سینئر مدرس، محسن ملت علامہ سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید علی نقی نقوی وفات پا گئے ہیں۔ شوریٰ نیوز کی جانب سے حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید علی نقی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 21)

نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ)

آئین کا آرٹیکل 20 مذہبی آزادیوں کی ضمانت ہے، علامہ ساجد نقوی

ملک کے اطراف و جوانب سے انتظامیہ کا اوپر سے حکم کا بہانہ تراش کر عزاداری سے روکنا ناقابل قبول ہے

راولپنڈی (بیورو رپورٹ) نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ) وسربراہ شیعہ علماء کونسل پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے محرم الحرام 1447ھ بمطابق 2025ء کے آغاز پر علماء و ذاکرین، خطباء و واعظین، بانیان مجالس، لائسنسداران، عزاداران، ماتمی و نوحہ خواں حضرات کے نام پیغام میں کہا ہے کہ آپ آگاہ ہیں کہ ماضی میں نواسہ پیغمبر اکرم (ص)، امام عالی مقام کی عزاداری کے سبب جہاں اہل بیت رسول (ص) کے ساتھ عقیدت میں اضافہ ہوا۔ وہیں تمام مسالک و مکاتب کے درمیان محبت و بھائی چارے کو فروغ حاصل ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ صورتحال متعصب اور تنگ نظر انتہا پسند عناصر کے لیے ناقابل برداشت بن گئی اور انہوں نے حُب حسین (ع) پر مشتمل اس حسینی کلچر کو ختم کرنے کے ناپاک منصوبے بنائے جس کے تحت فرقہ واریت پھیلائی گئی، ایک مخصوص گروہ سے فرقہ واریت پھیلانے کے لیے بہت سے کام لئے گئے اس طویل فرقہ واریت کو تشدد میں تبدیل کرا دیا گیا اور اس خودساختہ بہانوں کے ذریعہ عزاداری کو سنگین سیکورٹی کے سائے میں منانے کا سلسلہ شروع کرایا گیا۔ علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ جابرانہ احکامات کے تحت نئے جلوس ہائے عزا نکالنے کا سلسلہ روکا گیا۔ گذشتہ سالوں میں تو چند قدم آگے بڑھا دیئے گئے اب تو عزائے حسین کا کوئی جلوس نکالنے پر غیر قانونی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 20)

جنرل سکریٹری مجلس علمائے ہند

آیت اللہ خامنہ ای کی تصویر ہٹائی تو احتجاج کرینگے، کلب جواد

ہم تصویر مذہبی رہنما کی حیثیت سے لگاتے ہیں اور لگائیں گے

لکھنؤ (فارن ڈیسک) امام باڑہ غفران مآب میں عشرۂ محرم الحرم کی تیسری مجلس کو خطاب اور فرش عزا کی اہمیت پر خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ امام حسن کو رسول اللہ نے مالک حوض کوثر

کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے امام حسین کی عظمت اور امام حسین کو شفیع روز جزا کہا ہے، جسکا ثبوت حدیث کسا میں (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 19)

شیخ ناصری کی نئی علمی کتاب ”سوشل میڈیا“ منظرِ عام پر

یہ شرعی، سماجی اور اخلاقی تجزیاتی کتاب ہے جسے مرکز معارف اسلامی نے شائع کیا ہے

علامہ شیخ ہادی حسین ناصری کی نئی کتاب ”سوشل میڈیا، ایک شرعی، سماجی اور اخلاقی تجزیہ“ منظرِ عام پر آ گئی۔ مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ کے نمائندے اور شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان کے سربراہ، علامہ شیخ ہادی حسین ناصری کی تازہ ترین علمی کتاب ”سوشل میڈیا: ایک شرعی، سماجی اور اخلاقی تجزیہ“ حال ہی میں مرکز معارف اسلامی کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب عصرِ حاضر کے سب سے موثر ذرائع سوشل میڈیا کے مختلف پہلوؤں کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے، جس میں نہ صرف اس کے شرعی احکام پر روشنی ڈالی گئی ہے، بلکہ اس کے معاشرتی اثرات اور اخلاقی چیلنجز پر بھی مدلل گفتگو کی گئی ہے۔ سادہ مگر عمیق اسلوب میں لکھی گئی یہ کتاب، خاص طور پر نوجوانوں، مبلغین، اور سوشل میڈیا استعمال کرنے والے دینی افراد کے لیے ایک فکری رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

مرکزی نائب صدر ملی یکجہتی کونسل و اسلامی تحریک پاکستان

رہبر معظم کی توہین عالم اسلام کیساتھ دشمنی کے مترادف ہے، عارف واحدی

ٹرمپ ایران کے ہاتھوں ناجائز صیہونی ریاست کی بدترین شکست پر شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہیں

راولپنڈی (بیورو رپورٹ) شیعہ علماء کونسل پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی نائب صدر علامہ عارف حسین واحدی نے اپنے ایک بیان میں عالم اسلام کے عظیم اور قابل فخر راہنما آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے بارے میں امریکی صدر کے توہین آمیز ریمارکس پر شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر ٹرمپ ایران کے ہاتھوں ناجائز صیہونی ریاست کی بدترین شکست پر شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہیں، اس لئے وہ آئے روز شائستگی اور تہذیب سے گری ہوئی غیر سنجیدہ زبان استعمال کر رہے ہیں، مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام دنیا کا میڈیا اور انٹیلی جنس ادارے یہ اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ ایران کے مقابلے میں (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 22)

لاکھوں سوگواروں کی شرکت

تہران، شہداء کے جنازے اشکبار آنکھوں کیساتھ الوداع

غم زدہ فضا میں لبیک یا حسینؑ، ”مرگ بر اسرائیل“ کے فلک شگاف نعرے گونجتے رہے

تہران (فارن ڈیسک) ماہ محرم الحرام کی مناسبت سے جب پورا ملک ایران امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی یاد میں سوگوار ہے، تہران کے شہریوں نے بروز سنیچر ۲۸ جون ۲۰۲۵ء کو صیہونی جارحیت کے نتیجے میں شہید ہونے والے شہدائے اقتدار کو عقیدت و اشکبار آنکھوں کے ساتھ الوداع کہا۔ یہ عظیم الشان جنازہ میدانِ انقلاب اسلامی سے شروع ہوا، جس میں عوام کا جم غفیر امڈ آیا۔ غم زدہ فضا میں لبیک یا حسینؑ، ”مرگ بر اسرائیل“ اور ”مرگ بر امریکہ“ کے فلک شگاف نعرے گونجتے رہے۔ اس روح پرور اجتماع میں صدرِ جمہوریہ مسعود پزشکیان، چیف جسٹس حجۃ الاسلام (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 23)

شوریٰ نیوز
صرف ممبران کیلئے

محرم الحرام اور تقاضے

یکم محرم الحرام سے مساجد، امام بارگاہوں اور عاشور خانوں میں شہدائے کربلا کی یاد میں محافل میں حاضری بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ نواسہء رسول کا عشق ہر اہل درد کے دل میں موجزن ہے، امسال محرم نئے تقاضوں کا متمنی ہے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو اپنے کردار وعمل سے اسلام کا نظریہ امن اجاگر کرنا ہے دنیا کو فکر کربلا سے روشناس کرانا ہے۔ یزید جیسے ظالم حاکموں کے جرائم سے مکمل طور پر نقاب ہٹانا ہے، حقیقی اسلام کے آفاقی اصولوں کو زبان زد عام کرنا ہے، عشرہ محرم الحرام کی مجالس مسلمانوں کی رہنمائی کیلئے بہترین درس گاہ ہیں ہر تعلیمی ادارے میں لیول ضرور چیک ہوتا ہے، اس ادارے میں محبت کے سوا کچھ چیک نہیں ہوتا، شہدائے کربلا کی قربانی کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کی مجروح ساکھ بحال ہوسکتی ہے، شہدائے کربلا نے حق و باطل، صدق و کذب، شرافت و ذلت، خیر وشر اور امن ودہشت میں امتیاز کا خط کھینچا، آج مسجدوں کی اذانیں، خانہ کعبہ کا طواف، بقائے اسلام، بقائے کلمہ طیبہ حفاظت قرآن اور دین اسلام کا وجود ایثار کربلا کا نتیجہ ہے، مقتولین بدر کا بدلہ لینے کا دعویدار یزید اپنی اصل جنگ ہمیشہ کے لئے ہار گیا، اس نے شخصی پروموشن چاہی تھی جب کہ امام عالی مقام مذہب کی بقاء کا مقدس مشن لے کر بڑھ رہے تھے، عشرہ محرم الحرام کے دوران خطباء ومقررین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اشتعال انگیز تقاریر سے گریز کریں، جرائد ورسائل میں قابل اعتراض مواد شائع نہ کریں، نوجوان جذبات کے ساتھ ساتھ حقائق بینی اپنائیں، ارباب حکومت کے فرائض میں شامل ہے کہ دوران محرم امن وامان کو اپنی ترجیحی بنیادوں میں شامل رکھیں، عشرہ محرم الحرام کی مجالس میں کیونکہ تمام فرقے شرکت کرتے ہیں لہذا اتحاد اسلامی کیلئے یہ بہترین پلیٹ فارم ہے، نواسہ رسول نے عشق توحید میں روضہ رسول کا جوار چھوڑ دیا تا کہ مدینہ میں قتل عام نہ ہو اسی لئے حج کے احرام کو عمرے میں بدل کر جوارِ خانہ کعبہ سے بھی کوچ کر لیا کیوں کہ بعض لوگ حاجیوں کے لباس میں امام حسینؑ کو قتل کرنے آئے تھے۔ محرم الحرام میں جہاں امام حسینؑ کے قافلے کی تیاری کا ذکر ہوگا وہیں آپؑ کے وفادار اعوان وانصار کا تذکرہ بھی ہوگا۔ دنیا میں امام عالی مقامؑ کی مصیبت پر غم منانے والے پہلے شخص صحابی رسول عروہ غفاریؓ ہیں جن کی کانوں کی سماعت اتنی کمزور تھی کہ بادلوں کی گھن گرج تک نہ سن سکتے تھے، ان کی زوجہ کہتی ہیں کہ 28 رجب کی رات کے پچھلے حصے میں بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئے اور حیرت سے کہنے لگے کہ میں تو کچھ سن نہیں سکتا مگر میں دیر سے محسوس کر رہا ہوں کہ کچھ بیبیاں زار وقطار رو رہی ہیں، ان کی زوجہ نے عرض کیا کہ علیؑ وبتولؑ کی بیٹیوں کے رونے کی آوازیں ہیں اس لئے کہ خاندان رسول ﷺ مدینہ چھوڑ رہا ہے، گویا خاندان رسول کی مصیبتوں پر افسوس سیرت صحابی رسول بھی ہے، صحابہ کرامؓ کے بہی خواہوں کو ذکر امام حسینؑ میں شرکت ضرور کرنی چاہیے۔

عزاداری، درسِ معرفت اور چراغِ ہدایت

کیا عاشورا کو صرف ایک تاریخی اور سیاسی واقعے کے طور پر دیکھنا ممکن ہے، جبکہ اس کے جذباتی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جائے معرفت اور احساسات کے درمیان ہم آہنگی، عاشورا کے پیغام کی بقا اور اس کے اثر کی پائیداری میں بہت اہم کردار رکھتی ہے، اور اسی موضوع پر اس گفتگو میں وضاحت کی گئی ہے۔

واقعہٴ عاشورا ایک ایسا عظیم واقعہ ہے جو بے شمار سبق اور عبرتیں اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ واقعہ ایک طرف سے تاریخی و سیاسی پہلو رکھتا ہے اور دوسری طرف سے روحانی و انسانی پہلوؤں کا حامل بھی ہے۔

ان دنوں یہ سوال کچھ حلقوں میں اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا بہتر نہیں کہ ہم روایتی عزاداری اور جذباتی انداز کی بجائے، عاشورا پر علمی تجزیے اور کانفرنسیں منعقد کریں تا کہ اس واقعہ کو گہرائی سے سمجھا جا سکے؟

اسی سوال کے جواب کے لیے "مرکزِ ملی برائے دینی سوالات" کے ماہر حجت الاسلام علی اکبر عبادی نیک سے گفتگو کی گئی۔ انہوں نے انسانی فطرت، دینی تعلیمات اور اہل بیت علیہم السلام کی سیرت کی روشنی میں اس سوال کا تفصیلی جواب دیا۔ ان کے بیانات کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

ایک سوال یہ کیا جا رہا ہے کہ کیا بہتر نہیں کہ ہم عزاداری اور جذباتی پہلوؤں پر کم توجہ دے کر عاشورا کو علمی انداز میں سمجھنے کے لیے سیمینارز اور کانفرنس منعقد کریں؟

اس کے جواب میں عرض ہے کہ انسان کی فطرت میں دو بنیادی پہلو ہوتے ہیں: ایک بینش یعنی فہم و معرفت، اور دوسرا گرایش یعنی احساسات اور جذبات۔

اگر ہم کسی انسان یا معاشرے کو کسی نیکی یا اعلیٰ مقصد کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں، تو ضروری ہے کہ اس کی عقل و معرفت کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات و احساسات کو بھی مخاطب بنائیں۔ مثال کے طور پر، اگر ہم اپنے بچے کو نماز پڑھنے پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں تو صرف اس سے فلسفہ نماز بیان کر دینا کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ ہم اس کے دل میں محبت اور رغبت بھی پیدا کریں تا کہ وہ عبادت سے جڑ جائے۔ اسی صورت میں یہ معرفت پائیدار اور گہری ہوسکتی ہے۔

جذبات، معرفت کو گہرائی اور پائیداری عطا کرتے ہیں۔ جب کوئی بات ہماری عقل کے ساتھ ساتھ دل سے بھی جڑ جائے، تو وہ ہماری شخصیت میں رچ بس جاتی ہے۔ اگر صرف ذہنی علم ہو لیکن اس سے جذباتی تعلق نہ ہو، تو ایسا علم زیادہ دیر باقی نہیں رہتا۔

آپ نے شاید ایسے افراد دیکھے ہوں گے جو نماز کے وجوب، فلسفہ اور فوائد سے بخوبی واقف ہیں، لیکن چونکہ نماز سے محبت اور جذباتی تعلق پیدا نہیں ہوا، اس لیے وہ باقاعدگی سے نماز نہیں پڑھتے۔

اہل بیت علیہم السلام نے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے، عاشورا کے واقعے کو صرف علمی موضوع نہ رہنے دیا بلکہ اسے شیعہ دلوں سے جوڑنے کے لیے ایک گہرا جذباتی رشتہ قائم کیا۔ اسی لیے عزاداری کو رواج دیا تا کہ یہ واقعہ نسل در نسل، دلوں میں زندہ رہے۔

لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ صرف گریہ اور ماتم پر اکتفا نہ کیا جائے، بلکہ عاشورا کے علمی، فکری اور تربیتی پہلوؤں پر بھی غور وفکر کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے سیمینار، تقریریں، مجالس، کتابیں اور مقالات کی اشاعت ضروری ہے تا کہ امام حسین علیہ السلام کی شخصیت اور عاشورا کے پیغام کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

لیکن اگر اس علمی پیغام کو دلوں میں اُتارنا ہے تو اس کے لیے جذباتی تعلق بھی لازمی ہے، اور عزاداری اس تعلق کا مظہر ہے۔ جب ہم امام حسینؑ کے غم میں روتے ہیں، ماتم کرتے ہیں، تو صرف ایک رسم ادا نہیں کرتے، بلکہ اس واقعے کو دل میں اُتار لیتے ہیں۔ یہ رونا، سینہ زنی، نوحہ خوانی... سب کچھ ہماری معرفت کو گہرا اور زندہ رکھتا ہے۔

عاشورا کا پیغام اگر چودہ سو سال سے باقی ہے تو اس کی اصل وجہ یہی جذباتی و روحانی پیوند ہے جو عزاداری کے ذریعے قائم ہوا ہے۔ لہٰذا ہمیں دونوں پہلوؤں کی ضرورت ہے: علمی وفکری پہلو، جو خطبات، دروس اور کتابوں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے؛ اور جذباتی وروحانی پہلو، جو گریہ وماتم اور عزاداری کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

یہ دونوں ایک دوسرے کے مکمل اور لازمی ساتھی ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ عاشورا کا پیغام ہماری نسلوں تک زندہ رہے، تو ہمیں عقل و دل دونوں کو مخاطب بنانا ہوگا۔

نیتن یاہو، جنگ اور کرپشن کا کھیل

علی احمدی

غاصب صیہونی رژیم کے چینل 12 نیز صیہونی اخبار ٹائمز نے فاش کیا ہے کہ بنجمن نیتن یاہو کا وکیل عمیت حداد کچھ ماہ قبل صیہونی سپریم کورٹ کے سابق سربراہ اہارون باراک کی وساطت سے نیتن یاہو کے خلاف جاری کیسز بند کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ ایران سے شکست کے بعد اگرچہ نیتن یاہو کی پوزیشن کمزور ہوئی ہے لیکن امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اب بھی اس کی بھرپور حمایت کرنے میں مصروف ہے۔ ٹرمپ صرف ایک سیاسی اتحادی کی حمایت کی خاطر نیتن یاہو کو عدلیہ کی جانب سے درپیش دباو سے نجات دلوانے کے درپے نہیں بلکہ وہ مشرق وسطی خطے میں اپنے مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے نیتن یاہو کا وجود ضروری سمجھتا ہے۔ یہ اہداف غزہ میں جنگ ختم کرنے، صیہونی یرغمالیوں کو آزاد کروانے اور سب سے اہم یہ کہ اسرائیل اور عرب ممالک میں سازباز کا دائرہ بڑھانے پر مشتمل ہیں۔

ٹرمپ کا عقیدہ ہے کہ نیتن یاہو کا اقتدار میں باقی رہنا، مشرق وسطی میں مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے مددگار ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ وہ اسے مشرق وسطی خطے میں امریکی مہرہ سمجھتا ہے۔ دوسری طرف 75 سالہ صیہونی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو عدلیہ کی جانب سے تین بڑے کیسز سے روبرو ہے جو فراڈ، عوام کے اعتماد کا غلط استعمال اور رشوت لینے جیسے الزامات پر مشتمل ہیں۔ یہ کیسز گذشتہ چند سالوں کے دوران صیہونی رژیم کے اعلی ترین حکومتی حلقوں میں کرپشن کی علامت بن چکے ہیں اور ان میں صیہونی وزیراعظم نیتن یاہو پر سنگین قسم کے الزامات عائد کیے گئے ہیں جن میں گراں قیمت تحائف وصول کرنا اور سیاسی اختیارات کا غلط استعمال شامل ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز ایکس پر ایک لمبا پیغام جاری کیا جس میں نیتن یاہو کے خلاف کیس چلانے والی عدالت کے خلاف سخت الفاظ استعمال کیے گئے۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے نیتن یاہو کے خلاف عدالتی کاروائی پر سخت تنقید کرنے کے ساتھ ساتھ ایران کے خلاف حالیہ جنگ میں نیتن یاہو کے اقدامات کو سراہا۔ یاد رہے یہ جنگ کچھ ہی دن پہلے اسرائیل کی واضح شکست اور اس کی طرف سے جنگ بندی پر ختم ہوئی ہے۔ ایسے وقت جب کچھ رپورٹس میں ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوجانے کی بات کی جا رہی ہے، صیہونی وزیراعظم نیتن یاہو نے ایکس پر ایک پیغام جاری کیا جس میں امریکی صدر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیتن یاہو نے لکھا کہ "میں اپنی، اسرائیل اور یہودی قوم کی حمایت پر ٹرمپ کا شکرگزار ہوں"۔ صیہونی وزیراعظم نے مزید لکھا: "میں پورے شوق سے اپنے مشترکہ دشمنوں کو شکست دینے، اپنے یرغمالیوں کو آزاد کروانے اور امن کا دائرہ وسیع کرنے میں آپ سے تعاون جاری رکھوں گا"۔

وائٹ ہاؤس کی جانب سے صیہونی وزیراعظم کی بھرپور حمایت کے باوجود صیہونی رژیم کے چند اعلی سطحی اپوزیشن لیڈران نے ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ٹرمپ کے خلاف جاری عدالتی کاروائی میں مداخلت پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ صیہونی اپوزیشن لیڈر، یائیر لاپید نے ٹرمپ کی جانب سے عدالتی کاروائی میں مداخلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "یوں دکھائی دیتا ہے کہ امریکی صدر نیتن یاہو کی حمایت ظاہر کر کے دراصل اسے پر دباو ڈالنا چاہتا ہے تا کہ وہ گذشتہ 20 ماہ سے جاری غزہ جنگ کی جنگ بندی کے لیے مذاکرات میں نرمی دکھائے"۔ اسی طرح صیہونی کینسٹ کے رکن گیلاد کاریو نے بھی یہودی تعلیمات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: "یہودی روایات ہمیں سکھاتی ہیں کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے، حتی وزیراعظم"۔

صیہونی وزیراعظم نیتن یاہو کے خلاف عدالتی کاروائی مئی 2020ء میں شروع ہوئی تھی جو اب تک کئی بار تعطل کا شکار ہوئی ہے۔ نیتن یاہو نے غزہ جنگ کے بہانے اس کاروائی میں تاخیر کے لیے کئی بار درخواست دی ہے۔ جمعرات کے دن نیتن یاہو کے وکیل عمیت حداد نے اعلان کیا ہے کہ "علاقائی اور عالمی حالات" کے باعث عدالت میں ان کے موکل کی پیشی مزید دو ہفتے تاخیر کا شکار ہوگئی ہے۔ اگرچہ نیتن یاہو کی ٹیم مظلوم نمائی میں مصروف ہے لیکن ریڈیو صیہونی فوج نے رپورٹ دی ہے کہ اٹارنی جنرل نے نیتن یاہو کی جانب سے اپنی پیشی دو ہفتے موخر کر دینے کی درخواست کی مخالفت کی ہے۔ صیہونی صدر اسحاق ہرتزوگ نے بھی اعلان کیا ہے کہ اسے نیتن یاہو کو معاف کر دینے کا حق حاصل ہے لیکن ذرائع ابلاغ کے بقول صدر ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

ڈونلڈ ٹرمپ، جو خود بھی کرپشن اور توہین عدالت کے بہت زیادہ کیسز کا شکار ہے، نے اس بار صیہونی رژیم کے اندرونی معاملات میں واضح مداخلت کر کے اپنے دیرینہ اتحادی کو گرنے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ غزہ میں جنگ بندی کی آڑ میں نیتن یاہو کی حمایت کے ذریعے دراصل اپنے ایسے مہرے کو بچانے کی تگ و دو کر رہا ہے جس کا نیو مڈل ایسٹ نامی منصوبے میں بہت ہی اہم اور مرکزی کردار ہے۔ ٹرمپ نیتن یاہو کے خلاف عدالتی کاروائی روک کر ایسا کرپٹ اتحاد مضبوط بنانا چاہتا ہے جو علاقائی بحرانوں کی مدد سے مسلمان اقوام پر اپنا ارادہ مسلط کرنے کے درپے ہے۔ یہ طرز عمل نہ صرف جمہوریت کے دعویداروں کا اصل چہرہ واضح کرتا ہے بلکہ اس حقیقت کو بھی آشکار کرتا ہے کہ صیہونزم اور وائٹ ہاوس کی نظر میں صرف اپنے مفادات اہم ہیں اور انسانی حقوق اور قانون کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

بقیہ 1

ہٹا سکتا ہے۔ ٹرمپ نے امریکی چینل "فوکس نیوز" کو دیے گئے انٹرویو میں کہا تھا کہ "ایران اس وقت جوہری منصوبے پر واپس جانے کا سوچ بھی نہیں رہا، وہ بہت تھکا ہوا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ایران کے پاس امریکی حملوں سے پہلے یورینیم منتقل کرنے کا وقت ہی نہیں تھا، اور حالیہ جنگ ایران کے لیے بہت مہنگی ثابت ہوئی۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ تہران جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے صرف چند ہفتے دور تھا۔ انہوں نے " یورینیم کی افزودگی کو ایک خطرناک اصطلاح قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایران کو یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ 13 جون سے ایران اور اسرائیل کے درمیان غیر معمولی نوعیت کی جھڑپیں شروع ہوئیں، جو 12 دن تک جاری رہیں۔ اس دوران امریکہ نے بھی کھل کر مداخلت کی۔ ہفتے کی شب امریکہ نے ایران کی تین بڑی جوہری تنصیبات فردو، نطنز اور اصفہان پر فضائی حملے کیے۔ ایران نے جوابی کارروائی میں قطر اور عراق میں امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا، تاہم ان حملوں میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بعد ازاں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چند گھنٹوں بعد اچانک جنگ بندی کا اعلان کردیا۔

بقیہ 2

نے اسرائیل کو "ظالم اور مجرم ریاست" قرار دیتے ہوئے کہا: "امریکہ دنیا میں زندگی کے تانے بانے برباد کرنا چاہتا ہے، اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ان دونوں کو نہ ※ کہیں۔" انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور امریکہ کے حامی لبنان کو تباہی اور نامعلوم انجام کی طرف دھکیل رہے ہیں، لیکن "ہم اپنی سرزمین کو آزاد کر کے رہیں گے اور کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمیں ظلم کا شکار بنائے یا ہمارے روشن مستقبل کی راہ میں رکاوٹ بنے۔" آخر میں انہوں نے حزب اللہ کے ناقدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "ہم آپ سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ اسرائیل اور امریکہ کی سازشوں اور منصوبوں کا ساتھ نہ دیں۔ حزب اللہ ہرگز اسرائیل کو امن اور استحکام نصیب نہیں ہونے دے گا۔"

بقیہ 3

تیسری مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث "بے شک امام حسین علیہ السلام چراغ ہدایت اور کشتی نجات ہیں۔" کو سرنامہ کلام قرار دیتے ہوئے کہا کہ جو ہدایت کا خواہاں اور نجات کا طلبگار ہے اسے امام حسین علیہ السلام سے تمسک کرنا ہوگا۔ کیوں کہ دنیا وآخرت میں ہدایت و نجات امام حسین علیہ السلام سے ہی میسر ہو گی۔ مولانا سید علی ہاشم عابدی نے شہید کربلا حضرت حر علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت حر علیہ السلام پہلے لشکر باطل میں شامل تھے لیکن جب ولایت الٰہی کی جانب پلٹے تو انکی زندگی قرآنی آیت "اللہ صاحبانِ ایمان کا ولی ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔" کا مصداق بن گئی۔ مولانا سید علی ہاشم عابدی نے "جہاد اکبر نفس پر غلبہ" کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت حر علیہ السلام لشکر کے کمانڈر تھے، دنیوی عہدہ تھا۔ جب دنیا کو ٹھکرایا تو دنیا وآخرت دونوں ایسا سنور گئی کہ ان ذوات مقدسہ میں شامل ہو گئے جنکے لئے معصوم امام نے فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ بھی پاک اور وہ زمین بھی پاک ہوگئی جہاں آپ دفن ہوئے اور آپ کو عظیم کامیابی نصیب ہوئی۔ مولانا سید علی ہاشم عابدی نے مزید کہا: حضرت حر علیہ السلام نے رہتی دنیا تک پیغام دیا کہ جو امام حسین علیہ السلام کا ہوا وہ بے نیاز ہوا۔

بقیہ 4

اسے رام کر لے، وہ کامیاب انسان ہے اور امام علیؑ کے بقول، ایسا شخص شیطان کو زمین پر گرا کر آگ میں جھونک دیتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ کربلا میں عاشور کے دن وہ لوگ جو نفس سے جہاد کرنے والے تھے، وہاں موجود تھے ان کی نیتوں میں کوئی دنیاوی لالچ، مال ودولت، مقام، عیش وآرام، زندگی یا کسی اور چیز کی طلب نہیں تھی، لہٰذا وہ کامیاب ہوگئے، مثال کے طور پر عمرو بن قرظہ انصاری جو کربلا میں امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے، جبکہ ان کا بھائی علی بن قرظہ، عمر سعد کی فوج میں تھا، کیونکہ عمرو بن قرظہ نے اپنی درونی خواہشات کو رام کر لیا تھا، لہٰذا وہ کبھی بھی بھائی کی محبت کی وجہ سے دشمن سے لڑنے میں کمزور نہیں پڑے، انہوں نے امام کا ساتھ دیا اور آخر وقت تک مضبوطی کے ساتھ امام حسینؑ کے ساتھ کھڑے رہے اور اسی راہ میں شہید کردیئے گئے، عاشور کا درس یہ ہے کہ صرف وہ لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوسکتے ہیں، جو اپنے نفس پر قابو پالیں، جو قدرت، شہرت اور ریاست کی محبت نہ رکھتے ہوں۔

بقیہ 5

شعائر حسینی کے احیاء اور امام حسین (ع) کے انقلاب کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، جس میں ہر ملک کی ثقافتی اور لسانی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب طریقے اپنائے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہمارا مرکز مجالس عزاء کے ذریعے حسینی پیغام کو اس کی اصل روح کے مطابق پہنچانے اور افریقی عوام کے دلوں میں حسینی اقدار کو راسخ کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ جس کا مقصد کربلا کے پیغام کو آزادی اور انسانی وقار کے ماخذ کے طور پر اجاگر کرتے ہوئے شعور اور اس سے وابستگی کو فروغ دینا ہے۔

بقیہ 6

دوران آغا جعفر فرشتہ نے والدین کو اولاد کی دینی تربیت میں شریک سفر بننے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر آغا ذہین علی نجفی نے اپیل کی کہ "اپنے ذہین بچوں کو علمِ دین کے لیے وقف کریں، یہی دین کے مستقبل کے امین ہیں۔" اس موقع پر اسلام شناسی کورس انتظامیہ کی جانب سے بچوں میں قیمتی تحائف تقسیم کیے گئے اور نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء وطالبات کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ قرعہ اندازی کے ذریعے ایک خوش نصیب نوجوان کو زیاراتِ مقدسہ کا ٹکٹ پیش کیا گیا، جو کورس کی روحانی برکات کا خوبصورت ثمر ہے۔ انجمنِ جعفریہ کچھا سیداں کی جانب سے اسلام شناسی کے اساتذہ کو خصوصی تکریمی شیلڈز پیش کی گئیں، تا کہ ان کی خلوص بھری محنت، رہنمائی اور قربانی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے۔ اہلیانِ جہلم ویلی نے انجمنِ جعفریہ کچھا سیداں اور اسلام شناسی کورس انتظامیہ کو کامیاب میزبانی، مثالی انتظام اور دینی خدمات پر بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا اور اس عظیم دینی خدمت کے تسلسل کی دعا کی۔

بقیہ 7

کرتے ہیں۔ ان مقررین کا مزید کہنا ہے کہ نواسہ پیغمبر اکرم' سید الشہداءؑ امام عالی مقام پوری انسانیت کے ہادیؑ پیشوا اور امام ہیں' آپ کے خطبات نے واضح کردیا کہ آپ کی جدوجہد' آپ کا سفر' آپ کا قیام' آپ کی شہادت اور پھر آپ کے خانوادے کے پابہ زنجیر طویل سفر کا مقصد صرف اور صرف اصلاح امت اور فلاح امت تھا۔ اس جدوجہد نے اس اصول کی بنیاد ڈال دی ہے کہ جب بھی' جس دور میں بھی' جس خطے میں بھی اور جن حالات میں بھی اس قسم کی صورت حال درپیش ہوتو عظیم مقاصد اور اجتماعی مفادات کے لئے جدو جہد کرنی چاہیے اور اس راستے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ تاریخ شاہد ہے کہ 10 محرم 61 ھ کے بعد جب بھی حریت کی تاریخ رقم ہوئی' جب بھی ظلم کے خلاف قیام کا مرحلہ آیا' جب بھی فساد کے خاتمے کی جدوجہد ہوئی اور جب بھی جبر سے مسلط رہنے والے نظام کی مزاحمت کی بات نکلی تو سب حریت پسندوں اور تمام تحریکوں نے حسین اور کربلا سے ضرور استفادہ کیا۔ ایام محرم الحرام کے دوران تمام مسالک کے علماء' خطباء' مقررین' ذاکرین' رہنماؤں اور جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کو اتحاد بین المسلمین' وحدت امت اور امن وامان کی طرف متوجہ کریں اور ایک دوسرے کے عقائد ونظریات کا احترام کرنے کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ تحمل' برداشت اور تعاون کا ماحول پیدا کریں' دہشت گردی کے خاتمے اور دہشت گردوں سے لاتعلقی کا اعلان کریں' دہشت گردوں' فرقہ پرستوں' مذہبی جنونیوں اور شرپسندوں کے عزائم خاک میں ملانے کے لئے وحدت کو فروغ دیں۔ حکومت کے مثبت اقدامات میں تعاون کریں۔ امن کمیٹیوں اور اتحاد بین المسلمین کمیٹیوں میں اپنا بہترین کردار ادا کریں تا کہ محرم الحرام بخیر وخوبی اور امن وآشتی کے ساتھ گزرے اور مستقبل میں بھی مکمل طور پر اتحاد و وحدت کی فضا قائم ہو اور اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ اور اسلامی معاشرے کے قیام کی جدوجہد آسان ہو۔

بقیہ 8

نے شرکت کی نماز جنازہ سے ذاکرین نے مصائب شہزادہ علی اکبرؑ پڑھا اور نماز جنازہ علامہ اسد عباس قمی خمینی نے پڑھائی۔ نوجوان ماتمی کا جنازہ نوحہ خوانی کرتے ہوئے قبرستان تک پہنچایا گیا جہاں اُن کو سپرد خاک کردیا گیا۔

بقیہ 9

تحت قدیم شہر کے اطراف، داخلی راستوں، روضہ مبارک کے صحنوں، اندرونی ہالز اور بیرونی مقامات پر جدید نگرانی کا نظام نصب کیا گیا ہے۔ یہ کیمرے میگا پکسل تک کی اعلیٰ کوالٹی کے حامل ہیں اور جدید سیریز کی ٹیکنالوجی سے لیس ہیں، جو زائرین کی نقل وحرکت پر باریک بینی سے نظر رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ تمام کیمرے ایک مرکزی نظام سے منسلک ہیں، جو حفظِ نظام کے آپریشن روم سے مربوط ہے۔ اس مقصد کے لیے خصوصی کمپیوٹرز فراہم کیے گئے ہیں، جبکہ داخلی نیٹ ورک کو بھی اپڈیٹ اور مرمت کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی آپریٹرز کے لیے مخصوص یوزر سسٹمز بھی تیار کیے گئے ہیں تا کہ نگرانی کا عمل مؤثر انداز میں جاری رہ سکے۔ یہ نگرانی کا نظام اس وقت روضہ امام حسینؑ، صحن امام حسن مجتبیٰؑ، صحن حضرت زینبؑ اور دیگر اہم داخلی راستوں کا احاطہ کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شعبۂ زینبیات بھی کیمروں کی نگرانی، روزانہ صفائی اور دیکھ بھال میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے تا کہ کیمروں کی کارکردگی برقرار رہے۔ آخر میں انہوں نے کہا ہم مسلسل بنیادی ڈھانچے اور تکنیکی سہولیات کو بہتر بنانے پر کام کر رہے ہیں تا کہ زائرین کو زیادہ سے زیادہ سہولت اور تحفظ فراہم کیا جا سکے۔ یہ جدید نظام یوم عاشوراء کے سیکیورٹی پلان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

بقیہ 10

کے دفتر تک پہنچائی۔ فاؤنڈیشن کے نائب صدر اور دیگر اراکین نے یہ رقم سرپرست اعلیٰ کے ذریعے فیالنگ واٹر ڈرائیور جن منصوبے کے سرپرست اعلیٰ کی خدمت میں پیش کی۔ اس موقع پر فاؤنڈیشن کے نائب صدر جناب شکیل حیدری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "گلتری کمیونٹی بلتستان کے تمام قائدین، چاہے حجت الاسلام شیخ حسن جعفری صاحب ہوں، آقا سید باقر الحسینی ہوں یا آقا سید علی رضوی، ان قائدین کی طرف سے جو بھی تحریک ملت بلتستان کے مفاد اور تحفظ کے لیے اٹھی ہے، ان میں گلتری کے عوام شانہ بشانہ کھڑے رہے ہیں۔" وفد میں فیالنگ واٹر ڈرائیور جن منصوبے کے ذمہ داران پروفیسر حسن حسرت، شیخ ذوالفقار انصاری، رضا صاحب اور دیگر معزز افراد بھی موجود تھے۔ یہ منصوبہ سکردو شہر میں پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے رکھا گیا ہے جو بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس منصوبے سے شہر سکردو میں پینے کے پانی اور آبپاشی کی ضروریات پوری ہوں گی۔ واضح رہے کہ یہ منصوبہ مکمل طور پر عوامی تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچنے والا ہے۔

بقیہ 11

کے اندر اپنے عقائد کو بیان نہیں کرتے۔؟ کیا ہم بھی وہی رویہ اختیار کریں کہ جب آپ اپنے عقائد کو بیان کریں اور وہ ہمارے عقائد کے خلاف ہوں تو ہم بھی ایسے ہی ریلیاں نکالیں۔؟ ہم بھی ایسے ہی ایف آئی آر کی باتیں کریں؟ کیا آپ نے یہ بات کیوں کردی ہے؟ آپ نے اپنے لئے کی ہے، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے، کیجئے سو دفعہ کیجئے، ایک ہزار دفعہ کیجئے، مگر یہ آپ کو حق نہیں دیا جائے گا کہ ہم اگر اپنے اجتماعات کے اندر اپنے عقائد کو بیان کر رہے ہوں، مجالس کے اندر محافل کے اندر تو آپ کو ان کے اوپر اعتراض ہو، ہم بالکل حق نہیں دیں گے، علامہ سید شہنشاہ نقوی کے حوالے سے اگر اس طرح کی بات ہو رہی ہے کہ ایف آئی آر کاٹی جائے اور گرفتاری کی جائے اور یہ کیا جائے اور وہ کیا جائے تو یاد رکھیں، وہ خطیبِ پاکستان ہیں، وہ مرکزی مجالس سے خطاب کرتے ہیں، اگر ان کے لیے معمولی سی بھی کوئی منفی کردار ادا کیا گیا تو پورے پاکستان کے شیعہ ایک آواز ایک جان ہو کر ان کا ساتھ دیں گے، ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ مقررین کا مزید کہنا تھا کہ محرم الحرام کے سیوک مسائل ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں، میئر کراچی نے اب تک جتنے وعدے کیے، وہ سب جھوٹ پر مبنی تھے، آج کے دن تک کراچی کے امام بارگاہوں کے اطراف میں گندگی اور غلاظت کے انبار لگے ہوئے ہیں، اگر ہمارے سوک مسائل حل نہ ہوئے تو ہم احتجاج کریں گے۔

بقیہ 12

میں ہدیہء سلام پیش کیا۔ "مجلسِ مسالمہ" کثیر تعداد میں سامعین نے شرکت کی آخر میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ تمام شعرا کی تشریف آوری پر "مجلسِ مسالمہ" کے میزبان اسد اعوان، شہباز راجہ اور حسن اعوان نے مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 13

دیا کہ وہ نفرتوں کے خاتمے اور محبتوں کے جذبوں کو فروغ دینے کی بات کریں کیونکہ اسی مقصد کیلئے نواسہ رسول ﷺ نے عظیم قربانی دی اور اسلام کو رہتی دنیا تک کیلئے سربلند کیا۔ انہوں نے حکومت سے بھی کہا کہ وہ اس ماہ میں سیکیورٹی کے بہتر انتظامات کریں اس کے ساتھ ساتھ صفائی ستھرائی، پانی وبجلی کی بحالی اور سیوریج کے نظام کو درست کریں جبکہ مرکزی مجالس وجلوس کی گزرگاہوں میں لگائی گئی سبیلیں اور فلاحی اداروں کے کیمپ پر بھی کڑی نگاہ رکھی جائے تا کہ شرپسند اپنی ناپاک سازشوں میں ناکام ہوں اور امن کا ماحول برقرار رہے۔

بقیہ 14

عناصر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تکفیری ناصبی (خوارج) جو نفرت، فتنہ اور شدت پسندی کے ذریعے محرم کو خود ناامن بناتے ہیں، ذکرِ حسینؑ کو تجارت بنانے والے پیشہ ور ذاکرین وخطبا، جنہوں نے اس مقدس ذکر کو ذاتی مفاد اور شہرت کا ذریعہ بنا کر اس کی تطہیر و معنویت کو پامال کیا، حکومتی ذہنیت ومشینری، جو مسئلے کی جڑ ختم کرنے کے بجائے محرم اور عزاداری کو مشکوک بنا کر اسے بوجھ سمجھتی ہے۔ علامہ جواد نقوی نے کہا کہ وہ ذاکرین اور خطبا جو تفرقہ انگیز بیانیہ پھیلاتے ہیں، درحقیقت عالمی ایجنڈوں اور ایم آئی 6 جیسے بیرونی اداروں کے آلۂ کار ہیں۔ ایسے افراد کو قانوناً ممنوع قرار دینا اب ریاستی، دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یزید جیسے فاسق و فاجر کو "امیر المؤمنین" کہنا نہ صرف دینِ اسلام، قرآنِ مجید، رسولِ خدا ﷺ، اہل بیتؑ اور صحابہ کرامؓ کی صریح توہین ہے، بلکہ آئینِ پاکستان کی روح کے بھی خلاف ہے۔ اگر اصحابؓ واہلِ بیتؑ کی توہین پر ایف آئی آر درج کی جا سکتی ہے، تو یزید کی مدح سرائی پر قانونی خاموشی کیوں؟ انہوں نے واضح کیا کہ جس طرح اہلسنت کے مقدسات کی توہین ناقابلِ معافی جرم ہے، اسی طرح اہل بیتِ اطہارؑ کے دشمنوں کی تطہیر اور تعریف بھی دین، وحدتِ امت، اور آئینِ پاکستان کیخلاف سنگین جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمین آئین پاکستان میں موجود مذہبی آزادی کی شق کا مطالعہ ضرور کریں، کیونکہ آئین ہر شہری کو ایسی مذہبی آزادی دیتا ہے جس سے ریاست کی سالمیت کو نقصان نہ پہنچے۔ انہوں نے دوٹوک کہا کہ عزاداری پر قدغن لگانے والے دراصل آئینِ پاکستان کیخلاف اقدام کرنیوالے مجرم ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ آج کی انسانیت کو سب سے زیادہ ضرورت سرمشقِ حسینی کو اپنانے کی ہے، کیونکہ یہی راستہ ظلم، ذلت اور گمراہی سے نجات دلا سکتا ہے۔ یہی جذبۂ حسینیت تھا جس نے ایران کو سربلندی، خودمختاری اور عزت عطا کی، اور یہی جذبہ پاکستان کی نجات کا واحد راستہ ہے۔

بقیہ 15

نے مزید کہا کہ دشمنانِ اسلام امت کو کمزور کرنے کے لیے ہمیں فرقہ واریت، لسانیت اور تعصب میں الجھانا چاہتے ہیں، مگر امام حسینؑ کا پیغام ہے کہ امت کی طاقت اُس کے اتحاد میں ہے۔ آئیے اس محرم الحرام پر ہم عہد کریں کسی بھی مسلک، مکتب یا عقیدے کی توہین سے گریز کریں۔ مساجد، امام بارگاہوں اور عبادت گاہوں کا تقدس قائم رکھیں۔ مظلومینِ عالم، خصوصاً فلسطین، لبنان، یمن اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں یک زبان ہوں۔ اسلام دشمن قوتوں کے مقابل امت کے شیرازے کو بکھرنے نہ دیں۔ خدا کرے کہ یہ محرم الحرام امتِ مسلمہ کے لیے بیداری، وحدت، نصرتِ حق اور ظالموں کے زوال کا پیغام لے کر آئے۔

بقیہ 16

اور الٰہی احکام کی کھلی خلاف ورزی ہیں، بلکہ امتِ مسلمہ کی عزت و کرامت کی توہین اور اسلامی و انسانی اقدار کے خلاف اعلانِ جنگ بھی ہیں۔ رہبرِ معظم انقلاب اسلامی کو دی گئی کھلی دھمکیوں کے حوالے سے ہم دوٹوک الفاظ میں کہتے ہیں کہ ان پر کسی بھی قسم کا حملہ پوری امتِ مسلمہ پر حملے کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ وہ صرف ایک سیاسی رہنما نہیں، بلکہ اسلامی امت کے دینی مرجع، اسلامی وحدت ومزاحمت کی علامت، اور استکبار وظلم کے خلاف جہادی راہ کے رہنما ہیں۔ لہٰذا، ہم امریکہ اور صہیونی حکومت کو سختی سے خبردار کرتے ہیں کہ وہ اس جارحانہ اور ناعاقبت اندیش روش سے باز آئیں، کیونکہ اس کا انجام بہت سنگین ہوگا۔ امتِ اسلامیہ ہرگز یہ اجازت نہیں دے گی کہ اس کے دینی وسیاسی مرجع کی حرمت کو پامال کیا جائے۔ جو کوئی بھی ولی فقیہ کے مقام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا، اسے امت کی طرف سے سخت اور پشیمان کن جواب دیا جائے گا۔ ہم اپنی دینی و اجتماعی ذمہ داری کے تحت امتِ مسلمہ کے تمام فرزندان اور دنیا بھر کے آزاد انسانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صداقت اور شفافیت کے ساتھ اپنا مؤقف ظاہر کریں، اور امام خامنہ ای (دام نصرہ) کی رہبری میں اسلامی جمہوریہ کے اعلیٰ اہداف کے حصول کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کریں۔ ہم اسلامی جمہوریہ ایران، اس کے مجاہد عوام اور اس کے حکیم وبصیر رہبر کی مکمل اور غیر مشروط حمایت کا اعلان کرتے ہیں، اور واضح کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی ان کے خلاف جارحیت کا ارادہ رکھے گا، ہم پوری قوت کے ساتھ اس کے سامنے ڈٹ جائیں گے۔ ہم پر یقین ہے کہ دشمن کی جانب سے خطے کے امن واستحکام کو سبوتاژ کرنے کی تمام کوششیں ماضی کی سازشوں کی طرح ناکام ہوں گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

بقیہ 17

کی توہین، درحقیقت خود اسلام کی توہین شمار ہوتی ہے۔ آج کے دور میں وہ پوری شجاعت اور قوت کے ساتھ امت مسلمہ کی قیادت فرما رہے ہیں، اور اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ان کی حمایت واجب ہے۔ جبکہ ان ایام میں دشمنانِ اسلام، قرآن اور اہل بیت علیہم السلام سب متحد ہو چکے ہیں، ایسی صورت میں رہبر معظم کی مخالفت حرام ہے۔ جو کوئی بھی ان کی توہین کرے یا دھمکی دے، خواہ کوئی فرد ہو یا حکومت، وہ "محارب" یعنی اسلام کا دشمن شمار ہوگا، اور جو بھی شخص اس جرم میں مددگار بنے، وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ، حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو ہم سب سے راضی فرمائے۔

بقیہ 18

مزید فرمایا کہ ایسے کسی بھی دشمن حکومت یا فرد کے ساتھ تعاون، حمایت یا خاموشی اختیار کرنا شرعاً حرام ہے، خواہ وہ تعاون عام مسلمانوں کی طرف سے ہو یا کسی اسلامی حکومت کی جانب سے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ان دشمنوں کو ان کی غلطیوں پر پشیمان کریں، اور اگر اس راہ میں کوئی زحمت یا نقصان بھی برداشت کرنا پڑے، تو انہیں ان شاء اللہ مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملے گا۔" مرجع تقلید نے اپنی دعا میں کہا: "خداوند عالم تمام علمائے ربانی، مراجع تقلید اور رہبر معظم انقلاب کو حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی عنایات میں محفوظ رکھے اور دشمنان دین کے شر کو دور کرے۔"

بقیہ 19

ہے۔ انہوں نے کہا کہ روز محشر امام حسین سب سے زیادہ شفاعت کریں گے۔ مولانا نے مزید کہا کہ اگر کسی کو نجات چاہئے تو اس کو سفینہ نجات میں داخل ہونا ہوگا، یہ سفینہ نجات امام حسین علیہ السلام ہیں جن کے بارے میں پیغمبر اسلام نے فرمایا ہے کہ بے شک میرا حسین ہدایت کا چراغ اور نجات کا سفینہ ہے جو اس میں داخل ہوگیا اس نے نجات پائی۔ مولانا نے فرش عزا کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو ثواب فرش عزا پر آ کر مجلس سننے کا ہے وہ کسی اور جگہ پر سننے سے نہیں مل سکتا۔

بقیہ 20

جلوس کا پرچہ بھی درج کیا جاتا ہے۔ فورتھ شیڈول میں ڈالنے، مجالس عزاء میں لاوڈ اسپیکر پر بلا جواز پابندی عائد کرنے، مجالس کے اجازت نامے کی شرط عائد کرنے، مجالس اور جلوسوں کا دورانیہ محدود کرنے، جلوس عزاء محدود یا تبدیل کرنے، جلوسوں کے لائسنس منسوخ کرنے، علماء و ذاکرین کی زبان بندیاں، جلوسوں اور مجالس میں عوام کی شرکت کو روکنے اور اس قسم کے دیگر ماورائے آئین و قانون اقدامات سے عزاداری سید الشہداء (ع) کو محدود کرنے کا منصوبہ واضح ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 20 مذہبی آزادیوں کی ضمانت فراہم کرتا ہے لہٰذا اس ماحول میں ملک کے اطراف و جوانب سے انتظامیہ کا اوپر سے حکم کا بہانہ تراش کر عزاداری سے روکنا ناقابل قبول ہے۔ پولیس اور انتظامیہ کو اپنے بنیادی، آئینی اور قانونی حق عزاداری سے دستبردار ہونے کے حوالے سے کوئی سی تحریر دینے سے گریز کریں۔ قائد ملت جعفریہ نے کہا کہ آپ آگاہ ہیں کہ ہم نے آپ کے تعاون سے اپنی قومی وملی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ایسے تمام منصوبوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور ملک بھر میں مختلف رکاوٹوں کو دور کیا گیا جس کی تفصیلات مختلف ادوار میں مختلف ذرائع سے عوام تک پہنچائی گئیں۔ عزاداری کے خلاف کوئی سرکاری قانون منظور نہیں ہونے دیا گیا، منسوخ شدہ جلوسوں کو بحال کرایا گیا۔ جہاں مجلس روکی گئی تو وہاں مجلس منعقد کرائی گئی اور عوام سے دوٹوک انداز میں کہا کہ مجلس کے لیے کسی قسم کی اجازت ضروری نہیں۔ حکومت کو متعدد بار متوجہ کیا گیا کہ وہ مجالس وجلوس ہائے عزا کو ایس او پیز سے مستثنیٰ رکھے۔ آخر میں علامہ ساجد نقوی نے کہا: ان حالات میں علماء و ذاکرین، واعظین اور عزاداروں، ماتمیوں اور نوحہ خوانوں کے لیے ضروری ہے عزاداری کو اتحاد کے ساتھ احسن طریقے سے وحدت کی فضاء میں منعقد کریں، تشیع کے روشن چہرے اور عقائد تشیع کو مصفی ومنقی انداز میں پیش کریں، عزاداری آزادی سے منانے کے لیے متحد ہو کر طاقتور آواز بلند کریں، اپنی صفوں میں اتحاد قائم کر کے حقوق سلب کرنے کی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت، اقوال، فرامین اور خصائل سے سبق سیکھیں اور اپنی زندگیوں کو امام حسین علیہ السلام کی سیرت کے تحت ہی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔

بقیہ 21

نقوی کی وفات پر مرحوم کے پسماندگان وشاگردان اور انکے عزیز واقارب کی خدمت میں تسلیت و تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مرحوم کو شفاعت وجوار آل محمد نصیب فرمائے۔ وہ 25 سال مسلسل دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ فارغ التحصیل ہو کر جب 2005ء میں لاہور میں تشریف لائے تو پاکستان کے زیادہ تر عوام سید علی نقی نقوی کے نام سے متعارف ہوئے۔ آپ جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مبلغ اور مقرر بھی ہیں۔

بقیہ 22

دوایٹمی طاقتوں کو رسواکن شکست ہوئی ہے۔ ٹرمپ کے بیانات سے عالم اسلام میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے، ان کا یہ لب ولہجہ خود امریکی عوام کے لئے بھی سوالیہ نشان ہے۔ مراجع عظام کے بیانات سے عالم اسلام کے اضطراب کا پتہ چلتا ہے۔ ہم مرجعیت کے بیانات اور فتاویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رہبر معظم کی توہین عالم اسلام کے ساتھ دشمنی کے مترادف ہے۔ الحمد للہ ایران کے خلاف عالمی قوانین کو روندتے ہوئے جو جارحیت کی گئی، اس کے جواب میں عالم اسلام نے متحد ہو کر ایران کا ساتھ دیا ہے۔ اس وقت عالمی سطح پر بیداری ہے، سامراجی طاقتوں کی سازشوں کو مسلمان اپنے اتحاد سے ناکام بنائیں گے۔

بقیہ 23

والمسلمین غلام حسین اَجئی، اسپیکر پارلیمنٹ محمد باقر قالیباف، کابینہ کے وزراء، مجلسِ خبرگانِ رہبری اور مجلسِ شورائے اسلامی کے نمائندگان سمیت مختلف اداروں کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ یہ تمام شخصیات ملتِ ایران کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرتی نظر آئیں۔ اس جنازے کی ایک قابلِ توجہ خصوصیت نوجوان نسل کی بھرپور اور جذباتی شرکت تھی۔ چھوٹے بچوں، نوجوانوں اور جوانوں کی موجودگی نہ صرف ایمان افروز منظر پیش کر رہی تھی بلکہ یہ ملتِ ایران کی نسل در نسل استقامت کا مظہر بھی تھی۔ نوجوان، بزرگوں کے شانہ بشانہ، ہاتھوں میں اہل بیت علیہم السلام کے پرچم تھامے، "لبیک یا خامنہ ای" اور "لبیک یا حسینؑ" کی صدائیں بلند کرتے ہوئے شریک تھے۔ شہدائے اقتدار میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی اور دیگر افواج کے کمانڈر، ایٹمی سائنسدان، چار خواتین اور چار معصوم بچے شامل تھے، جن کے پاکیزہ جنازوں کو دارالحکومت کی فضاؤں میں لاکھوں عاشقانِ شہادت نے اشکبار آنکھوں سے رخصت کیا۔ میدانِ انقلاب اسلامی سے لے کر میدانِ آزادی تک سڑکیں عزاداروں سے بھر گئیں۔ ہر طرف پرچمِ اہل بیتؑ، بینرز اور شہداء کی تصاویر سے فضا معطر تھی۔ یہ منظر ملتِ ایران کی دین، وطن اور قیادت سے غیر متزلزل وفاداری کا عملی مظہر تھا۔ یہ اجتماع، جو بلاشبہ امریکہ اور اسرائیل جیسے استکباری نظام کے لیے حیرت کا باعث بنا، رہبرِ معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (مدظلہ العالی) کی اس مدبرانہ قیادت کی تصدیق تھا، جنہوں نے دشمن کی جارحیت کے بعد عوامی وحدت کو اپنی طاقت قرار دیا تھا۔ مدرسہ علمیہ امام زمانؑ (تہران) کے متولی، حجۃ الاسلام والمسلمین سید مرتضیٰ محصل ہمدانی نے اس موقع پر کہا: "ایرانی قوم کا یہ اجتماع، دنیا کو پیغام دیتا ہے کہ ہم شہیدوں کے وارث ہیں، رہبرِ معظم کے مطیع ہیں، اور وطن کی سرحدوں کے دفاع کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔" انہوں نے کہا: "دشمن جتنے بھی ہمارے سائنسدانوں یا کمانڈرز کو شہید کرے، ملتِ ایران نسل در نسل، جذبۂ جہاد اور اطاعتِ ولایت کے ساتھ میدان میں موجود رہے گی۔" شہدائے اقتدار کے مقدس پیکروں کو بہشت زہرا (س) تہران اور ملک کے دیگر مقدس مقامات پر سپردِ خاک کیا گیا۔ مختلف سیاسی رجحانات رکھنے والے افراد کی بھرپور شرکت اس بات کا مظہر ہے کہ ملتِ ایران شہداء کو اپنا سرمایہ سمجھتی ہے اور اتحاد کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ عید غدیر کے قریب شہید ہونے والے ان جاں نثاروں کو ملتِ ایران نے عاشورائی ولولے کے ساتھ رخصت کیا، اور دنیا کو یہ پیغام دیا کہ ایران آج بھی ذوالفقارِ علیؑ کی طرح دشمنانِ دین کے سامنے سیسہ پلائی دیوار ہے۔

بقیہ 24

مطابق محرم الحرام کی آمد سے قبل، آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد الیعقوبی دام ظلہ نے ایک اعلیٰ انسانی اور حسینی جذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے خون کا عطیہ دیا۔ میڈیکل ٹیم نے مرجع عالی قدر کی رہائش گاہ پر حاضر ہو کر خون کا عطیہ لیا، جو خدمتِ انسانیت اور امام حسینؑ کی راہ میں ایثار کی عملی مثال ہے۔ یہ اقدام محرم الحرام کے ان مبارک دنوں سے قبل انجام پایا ہے جن میں اہلِ بیتؑ کی قربانیوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ آیت اللہ الیعقوبی نے اس موقع پر فرمایا: "محرم ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنی توانائیاں خلقِ خدا کی خدمت میں صرف کریں۔ خون دینا ایک حسینی عمل ہے، جو زندگیوں کو بچا سکتا ہے اور ظلم کے خلاف شعور کو زندہ رکھتا ہے۔" مرجع عالی قدر کے اس اقدام کو عوامی سطح پر سراہا گیا، اور اسے نوجوانوں کے لیے عملی پیغام قرار دیا گیا کہ عزاداری صرف آنسو نہیں بلکہ عمل، فداکاری اور بیداری کا نام ہے۔

بقیہ 25

تھامنا ہے اور آپس میں اتحاد و یگانگت کو پروان چڑھانا ہے اور ایک آواز ہو کر دشمن کے عزائم کو خاک میں ملانا ہے۔ امام حسینؑ نے اسی بات کا تو درس دیا ہے اگر تمام مسلمان حسینؑ کے ماننے والے ہیں تو حسینی ہونے کا ثبوت دیں اور دشمن کو مشن میں کامیابی سے روکنے کیلئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

بقیہ 26

امام حسین علیہ السلام کا محض تذکرہ کافی نہیں بلکہ اُسوہ شبیری پر عمل پیرا ہونے کا نام اسلام ہے عصر حاضر کا تقاضا ہے کہ ہم ذکر اہلبیت اور فرامین معصومین علیہم السلام کے ذریعے عزاداری کے ساتھ ساتھ روحِ عزا تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

بقیہ 27

نے اسرائیل کو "ظالم اور مجرم ریاست" قرار دیتے ہوئے کہا: "امریکہ دنیا میں زندگی کے تانے بانے برباد کرنا چاہتا ہے، اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ان دونوں کو نہ ※ کہیں۔" انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور امریکہ کے حامی لبنان کو تباہی اور نامعلوم انجام کی طرف دھکیل رہے ہیں، لیکن "ہم اپنی سرزمین کو آزاد کر کے رہیں گے اور کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمیں ظلم کا شکار بنائے یا ہمارے روشن مستقبل کی راہ میں رکاوٹ بنے۔" آخر میں انہوں نے حزب اللہ کے ناقدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "ہم آپ سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ اسرائیل اور امریکہ کی سازشوں اور منصوبوں کا ساتھ نہ دیں۔ حزب اللہ ہرگز اسرائیل کو امن اور استحکام نصیب نہیں ہونے دے گا۔"

3

آیت اللہ العظمی شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ

خصوصی اشاعت

اس صفحہ پر تمام تر مضامین اور تحریریں آیت اللہ العظمی شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ کی شائع کی جارہی ہیں

جمعۃ المبارک 04 جولائی 2025ء تا جمعرات 10 جولائی 2025ء

یادگار تصویری جھلکیاں

مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمی شیخ محمد الیعقوبی دفتر آیت اللہ خامنہ ای نجف اشرف کے زیر اہتمام مجلس عزا میں شریک ہیں

مرکز معارف اسلامی

www.maarefislami.com

معارف اسلامی ایک دینی اور ثقافتی مرکز ہے جو پاکستان بھر میں اسلامی و قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری بطریق احسن انجام دے رہا ہے

@MaarefIslamiOfficial www.maarefislami.com @MaarefIslami

وجوبِ فطرہ

حقیقت میں فطرہ واجب ہونے کے لیے انسان کا بالغ اور مالدار ہونا شرط ہے۔ لہٰذا بچے پر اور اُس شخص پر فطرہ ادا کرنا واجب نہیں۔ جو اس قدر نادار ہو کہ اُس کے پاس اپنا اور اپنے زیر کفالت افراد کا سالانہ خرچ نہ ہو۔ لیکن اگر پاگل شخص غنی ہو۔ تو اَحوط کی بنا پر اُس کے سرپرست پہ واجب ہے کہ اُس کے مال سے فطرہ ادا کرے۔ فطرہ کے واجب نہ ہونے میں بے ہوشی نہ ہونے کو شرط قرار دینا محلِ اِشکال ہے۔ اَحوط یہ ہے کہ اُسے شرط نہ قرار دیا جائے۔

مشہور یہ ہے کہ عید کی رات کے غروب آفتاب کے پہلے سے لے کر مکمل غروب ہوجانے کے بعد تک تمام شرائط کا موجود ہونا لازم ہے۔ اس بنا پر اگر غروب سے لحظہ بھی پہلے، یا اُس کے دوران کوئی شرط کم ہو۔ تو فطرہ واجب نہیں ہوتا۔ غروب سے مراد سورج کا مکمل طور پر اُفق کے نیچے پوشیدہ ہوجانا ہے۔ لیکن اگر پہلے شرائط موجود نہ ہوں۔ مگر عید کی رات غروب آفتاب کے بعد، یا رات کے وقت یا عید والے دن پوری ہوجائیں۔ تو اَحوط مُستحب ہے کہ فطرہ نکالا جائے۔

مسئلہ: جو شخص اپنے سال بھر کے اخراجات پورے نہ کرسکتا ہو۔ اُس کے لیے فطرہ نکالنا مُستحب ہے۔ لیکن اگر اُس کے پاس صرف ایک ہی صاع ہو۔ (جو کہ تین کلو کے برابر ہوتا ہے۔) تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر کے کسی فرد کو دے، وہ اُسے اگلے کی طرف منتقل کرے۔ یہاں تک کہ اسی طرح منتقل ہوتے ہوتے وہ گھر کے آخری فرد کے پاس پہنچ جائے اور وہ اُسے لے کر کسی اجنبی کے سپرد کردے۔ ایک صاع سے کم یا اُس کی قیمت دینا کافی نہیں ہے۔ اگر کوئی فرد بچہ یا دیوانہ ہو۔ تو گھر کا سربراہ اُس کی جگہ فطرہ اپنے ہاتھ میں لے گا۔ اور مستحق تک پہنچائے گا۔ ایسا کرنا ایک گھر کے ایک دسترخوان پہ کھانا کھانے والوں کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔ ایک سے زیادہ گھر کے افراد ایسا نہیں کرسکتے۔ اگر چہ وہ سب ایک ساتھ کھانا کھاتے ہوں۔

مسئلہ: اگر کوئی کافر عید شوال کا چاند نظر آنے کے بعد مسلمان ہو۔ تو اُس کا فطرہ کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ فروعات کا مکلف ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی غیر شیعہ مذہب اہل بیتؑ قبول کر لے۔ (یعنی شیعہ اثناعشری ہوجائے۔) تو اُس سے بھی فطرہ ادا کرنا ساقط نہیں ہوتا۔ اس میں یوں نیت کرنا واجب ہوتی ہے کہ جو عبادات میں معتبر ہوتی ہے۔ اور ہم پہلے اشارہ کرچکے ہیں کہ نیت ارتکازی کافی ہوتی ہے۔

مسئلہ: جس شخص میں تمام شرائط پائی جائیں اُس پر اپنا اور اپنے زیر کفالت افراد کا فطرہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ چاہے وہ اُس کے واجب النفقہ ہوں یا نہ، قریبی ہوں یا دور کے، مسلمان ہوں یا کافر، چھوٹے ہوں یا بڑے۔ بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی تھوڑے وقت کے لیے ہی کسی انسان کے زیر کفالت رہے۔ تو اُس کا فطرہ انسان پہ واجب ہوگا جیسے ماہِ شوال کا چاند طلوع ہونے سے پہلے کوئی شخص اُس کا مہمان بنے اور چاند رات اُس کے یہاں ٹھہرے۔ اور اجتماعی طور پر اُس مہمان کا اُس شخص کے یہاں کھانا کھانا مناسب ہو، اگر چہ وہ اُس رات کھانا نہ کھائے۔ لیکن اگر وہ کسی کو اپنے یہاں افطار کی دعوت دے اور وہ اُس کے زیر کفالت افراد میں سے نہ ہو تو اُس کا فطرہ دعوت دینے والے شخص پر واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: اگر انسان کسی دوسرے کے لیے اتنا مال صرف کردے۔ جو اُس کے نفقہ کے لیے کافی ہو۔ تو ایسا کرنے سے اُس پر خرچ کرنے والے کے عیال میں سے ہونا صادق نہیں آتا۔ لہٰذا صرف کرنے والے پر اُس کی زکوٰۃ فطرہ واجب نہیں ہوتی۔ اگر چہ اَحوط ہے کہ انسان ایسے شخص کا فطرہ ادا کرے۔ واضح رہے کہ یہاں انسان کا کسی کے عیال میں سے ہونا عرفی طور پر صادق آنا معتبر ہوتا ہے۔ لیکن یہ اُس صورت میں بعید بھی نہیں کہ جب وہ ایک خاندان شمار ہوتے ہوں۔

مسئلہ: جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو۔ تو وہ خود اُس سے ساقط ہوجاتا ہے۔ اگر چہ اَحوط واجب ہے کہ جب اُس میں فطرہ دینے کی ساری شرطیں موجود ہوں اور دوسرا شخص حکم شرعی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا بھول جانے یا کسی اور وجہ سے اُس کا فطرہ ادا نہ کرے۔ تو اُس سے ساقط نہ ہوگا۔ اگر خاندان کی کفالت کرنے والا فقیر ہو۔ تو فطرہ خود اہل خانہ پر واجب ہوتا ہے۔ جب کہ اُن میں فطرہ واجب ہونے کی شرائط پائی جائیں۔

مسئلہ: اگر کسی کے یہاں غروب آفتاب سے پہلے بچہ پیدا ہو، یا وہ کسی عورت سے نکاح کرے۔ اور وہ اُس کے عیال وزیر کفالت شمار ہوں۔ تو اُن کا فطرہ اُس پر واجب ہوجاتا ہے۔ نہیں تو جو اُن کی کفالت کرے گا۔ اُسی پر اُن کا فطرہ واجب ہوگا۔ اور اگر اُن کی کفالت والا کوئی نہ ملے۔ تو اَحوط کی بنا پر اُس پہ واجب ہوگا۔ جس پر اُن کا نفقہ واجب ہوگا۔ بالخصوص زوجہ۔ اگر چہ خود اُس میں بھی فطرہ کے واجب ہونے کی شرائط پائی جائیں۔

مسئلہ: اگر کسی کے یہاں غروبِ آفتاب کے بعد بچہ پیدا ہو، یا وہ کسی عورت سے نکاح کرے۔ تو اُن کا فطرہ اُس پر واجب نہ ہوگا۔ اگر چہ اُس کا بعض سبب اُس سے پہلے موجود ہو، اور بعض بعد میں۔ مثلاً بچہ آدھا مغرب سے پہلے باہر آئے، یا ایج یا نکاح میں ایجاب غروب سے پہلے ہو۔ اور اُس کا اگلا حصہ غروب کے بعد آئے۔

مسئلہ: یہاں جو امر ضروری ہے۔ وہ غروبِ آفتاب کے وقت فطرہ کے واجب ہونے کی شرائط کا موجود ہونا ہے۔ نہ کہ رویتِ ہلال کے وقت۔ حتی کہ اگر غروب کے وقت کی چاند کی رویت مکمل طور پر ممکن نہ بھی ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص دو خاندانوں کی کفالت کررہا ہو۔ اور اُن دونوں پر مستقل طور پر اُس کے زیر کفالت ہونے کا عنوان صادق آئے۔ تو اُن دونوں کا فطرہ بھی اُسی پر واجب ہوگا۔ اور اُن میں سے کوئی دوسرے کی ذمہ داری اُٹھالے۔ تو اُس (کفیل) سے فطرہ کی ادائیگی ساقط ہوجائے گی۔ اور اگر اُن میں سے کسی پر اُس کے زیر کفالت ہونے کا عنوان مستقلاً صادق نہ آئے۔ تو اُن میں سے کسی کا بھی فطرہ اُس پر واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ فطرہ کے واجب ہونے کا موضوع کفالت ہے۔ اور وہ اُن میں سے کسی کے حق میں بھی ثابت نہیں ہے۔ لیکن زکوٰۃ کا وجوب کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن دونوں پر زکوٰۃ کی ادیگی واجب ہوتی ہے۔ اقرب یہ ہے کہ ہم اس طرح کہیں کہ ایک نسبت سے اُن دونوں پر اُس کا فطرہ واجب ہے۔ اسی طرح اگر نفقہ فراہم کرنے والے یا نفقہ لینے متعدد ہوں۔ اور اُن میں سے کوئی ایک فقیر ہو۔ تو اُس سے فطرہ ساقط ہوجاتا ہے۔ اَظہر یہ ہے کہ دوسرے کا حصہ ساقط نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ دونوں فقیر ہوں۔ تو اُن دونوں سے ساقط ہوجاتا ہے۔ اور صرف کفالت کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ جب کہ اُس میں وجوبِ فطرہ کی شرائط موجود ہوں۔

مسئلہ: فطرہ دینے میں ضابطہ یہ ہے کہ وہ جنس فطرہ میں دی جائے۔ جو غالباً اُس علاقے کے رہنے والوں کی غذاء ہو جیسے گندم، جو، کھجور، کشمش، چاول، مکئی اور پنیر وغیرہ۔ بلکہ اگر وہ سیال جیسے دودھ اور دہی۔ مگر اَحوط مستحب ہے کہ پہلے چار پہ ہی اِکتفاء کیا جائے۔ جب کہ وہ اُس علاقے کے غالب آبادی کی خوراک ہو۔ یا سونا و چاندی سے اُن کی قیمت ادا کی جائے، یا اَحوط کی بنا پر اُن کے قائم مقام کوئی دوسری چیز دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ پہلے کھجور سے فطرہ دینے کو مقدم کیا جائے اور اُسکے بعد کشمش کو۔

مسئلہ: جو مال فطرہ میں دیا جائے۔ اُس میں شرط ہے کہ وہ صحیح اور عیوب سے پاک ہو۔ لہٰذا عیب دار چیز کا فطرہ دینا کافی نہیں۔ جیسا کہ اس حد تک ملاوٹ والی چیز بھی فطرہ میں نہ دی جائے۔ جس کی گنجائش نہیں ہوتی۔

مسئلہ: فطرہ دینے میں معیار وہ چیز ہے جو اُس علاقے کی غالب خوراک ہو۔ اگر چہ دوسرے شہر میں اُسے وہ حیثیت حاصل نہ ہو۔ جیسا کہ قیمت میں مدار فطرہ کی ادیگی کے وقت کی قیمت ہے، نہ کہ فطرہ واجب ہونے کے وقت کی۔ اور جس شہر میں فطرہ دیا جائے اُس شہر کی قیمت، نہ کہ جس شہر میں انسان پر واجب ہوا اُس کی قیمت۔

مسئلہ: ہر فرد کی جانب سے ایک صاع فطرہ دینا واجب ہے۔ ایک صاع تین مد کے برابر اور ایک مد تین پاؤ کا ہوتا ہے۔ اس طرح فی کس فطرہ تقریباً تین کلوگرام بنتا ہے۔

مسئلہ: ایک صاع (یعنی تین کلو) سے کم اچھی قسم کی جنس دینا کافی نہیں۔ اگر چہ اُسکی قیمت غیر معیاری جنس کی ایک صاع کے برابر ہو۔ جیسا کہ اَحوط کی بنا پر وہ صاع بھی کافی نہیں کہ جس میں دو اَجناس کو ملا کر دیا جائے۔ البتہ اس میں یہ شرط نہیں کہ انسان جو چیز فطرہ میں اپنے اہل خانہ کی طرف سے دے۔ وہی چیز اپنی طرف سے بھی دے۔ اور نہ ہی شرط ہے کہ جو چیز اُن میں سے کسی ایک کے فطرہ میں دے۔ وہی دوسرے کے لیے بھی دے۔ (یعنی دینے کو یہ اختیار ہے کہ وہ چاہے تو کسی کی طرف سے فطرہ جنس کی صورت میں دے سکتا ہے اور کسی طرف سے اُس کی قیمت بھی ادا کرسکتا ہے۔

فطرہ دینے کا وقت

عید کی شب غروب آفتاب کے وقت فطرہ واجب ہوتا ہے۔ اور اُسے نکالنے کا وقت عید الفطر کے روز طلوع آفتاب کے وقت سے زوال تک ہے۔ اگر چہ عید کی رات کو ہی ادا کردینا کافی ہے۔ اَحوط یہ ہے کہ اُسے نمازِ عید سے پہلے ادا یا الگ کیا جائے۔ لیکن اگر وہ نماز نہ پڑھ سکے تو اس کی ادائیگی کا وقت زوال آفتاب تک ہے۔ اَحوط وجوبی کی بنا پر اس سے زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن اگر وہ اپنے مال سے فطرہ الگ کر کے رکھ دے تو اُسے مستحق تک پہنچانے میں کسی معقول وجہ کی بنا پر تاخیر کرسکتا ہے جیسے مستحق کا انتظار کرنا یا ایسی مشکل میں پھنسا ہونا جس کے ختم ہوجانے کی توقع کی جاسکتی ہو۔ لیکن اگر انسان کی مجبوری زائل نہ ہو اور عید والے دن کا زوالِ آفتاب کا وقت آجائے۔ تو اَحوط لازم کی بنا پر اُسے قصدِ رجاء، یا قربت مطلقہ کی نیت سے ادا کرے گا۔ اُس احتیاط کا وقت عید الفطر کا پورا دن، بلکہ پورا سال، بلکہ تاحیات باقی رہتا ہے۔

مسئلہ: ظاہر یہ ہے اگر انسان ماہِ رمضان سے قبل اپنا فطرہ قرض کی نیت سے دے اور وقت آنے پر فطرہ کی نیت کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: مذکورہ بالا اجناس اور اُن کی مانند دوسری چیزوں مخصوص مال کی صورت میں فطرہ الگ کر کے رکھنا جائز ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ انسان بہ صورتِ اِشاعہ یا کلّی فی المعین کے طور پر اپنے مال میں سے فطرہ الگ کرنا کافی نہیں۔ اسی طرح اَحوط واجب کی رو سے اُسے اشاعت کی صورت میں ایسے مال کے طور پر بھی الگ کرنا کافی نہیں کہ جو فطرہ اور دوسرے کسی مال میں مشترک ہو۔ اسی طرح کسی دوسرے کے مال سے بھی الگ کرنا کافی نہیں۔ اگر چہ انسان کو اُس کے راضی ہونے کا یقین ہو۔ جب تک کہ وہ خریداری، یا ہبہ، یا میراث وغیرہ کے ذریعہ سے اُس مال کا خود مالک نہ بن جائے۔

رسول اللہ ﷺ جب قرآن کی تلاوت فرماتے تو اس کی گہرائیوں میں اتر جاتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے مسلمانوں کے سامنے سورۃ الرحمن کی تلاوت کی تو وہ خاموشی کے ساتھ سنتے رہے، پھر آپؐ نے فرمایا: میں نے یہ سورت قوم جنات کے سامنے بھی تلاوت کی ہے اور وہ اسے تم سے اچھا سنتے ہیں۔

صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! بھلا وہ کیسے؟!

آپؐ نے فرمایا: جب میں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ پڑھتا تو وہ جواب میں کہتے :لابشیء من آلائك ربی اکذب اور جب ان کے سامنے یہ آیت: اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی ﴿۴۰﴾ پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: بلی سبحانك اللهم۔

اسی کتاب میں آگے چل کر بتایا جائے گا کہ امام موسی کاظم علیہ السلام اس طرح قرآن کی تلاوت کرتے تھے کہ گویا آپؑ کسی سے مخاطب ہوں۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک نرم دل اور پاکیزہ طبیعت کے مالک جوان کے سامنے سورۃ الزمر کی تلاوت کی۔ جب آپؐ نے یہ آیات پڑھیں: وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا ؕ ------ وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ اِلَی الۡجَنَّۃِ زُمَرًا ؕ تو اس نے ایک چیخ بلند کی اور اس کی روح پرواز کرگئی۔

اور جب سورۃ الدھر نازل ہوئی تو رسول خدا ﷺ نے اس کی تلاوت کی۔ اس وقت آپؐ کی محفل میں ایک سیاہ فام شخص بھی موجود تھا۔ جب اس نے اس سورت میں جنت کا ذکر سنا تو اس نے ایک لمبا سا سانس لیا اور اس کی روح پرواز کرگئی۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس ساتھی کی جان جنت کے شوق سے نکلی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی خوبی بیان کرتے ہوئے رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے وہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔" (البقرہ)

اہتمام کرنے کی ضرورت

اوپر جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاسکتی ہے کہ ہمیں قرآن کی تلاوت اور اس میں غوروتدبر کا اس قدر کیوں اہتمام کرنا چاہیے۔ یہاں ہم اوپر والی بحث کا ایک خلاصہ اور اس کے ساتھ کچھ دیگر نکات پیش کررہے ہیں:

۱۔ یہ کتاب انسان کی انفرادی واجتماعی اور روحانی وجسمانی تما بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ جیسا کہ اس ضمن میں بعض احادیث آئندہ مباحث میں آنے والی ہیں۔

۲۔ جو انسان دنیا و آخرت میں سعادت اور کمال ابدی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا ہے۔ اور اُسے بار بار راہنمائی کی احتیاج ہوتی ہے۔

۳۔ اس اہتمام سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہل بیت اطہارؑ کی پاکیزہ سیرت پر عمل ہوتا ہے کہ جس کی پیروی کا حکم خداوند عالم نے دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۱﴾

"بے شک تمہارے لئے پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات میں (پیروی کیلئے) بہترین نمونہ موجود ہے۔ ہر اس شخص کیلئے جو اللہ (کی بارگاہ میں حاضری) اور قیامت (کے آنے) کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہے۔" (الاحزاب) (جاری ہے)

جعفر الطيار فتى النقاء والعفاف

تالیف۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمی محمد الیعقوبي (دام ظلہ)

140 صفحات پر مشتمل ایک کتاب ہے، جو دار الصادقین نے 2020 میں شائع کی۔ اس کتاب کے دو اہم حصے ہیں جن میں سے پہلا حصہ تحقیق پر مبنی ہے کتاب کا آغاز اسلام کے ایک عظیم الشان ہستی جعفر ابن ابی طالب ابن عبدالمطلب کی خوشبودار سوانح حیات پر روشنی ڈالتا ہے، جس میں ان کی مبارک پرورش، ان کے پاکیزہ خاندان کی شرافت، اسلام میں ان کی فضیلت، ان کا لافانی موقف جس میں آپ ﷺ کی عظمت وشان کے علاوہ کسی اور کو کوئی مقام حاصل نہیں۔ کتاب کا دوسرا حصہ حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی سیرت مبارک، ان کی عظمت، پاکیزگی اور دور جاہلیت کے شرک اور اس کے اخلاقی خباثتوں سے دوری، رسول اللہ ﷺ کے لیے ان کی بے پناہ نگہداشت، اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظیم پرورش اور حضرت علیؑ کی والدہ ہونے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اُن کی بہت سی فضیلتیں اور خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اس کا عظیم رتبہ شامل تھا۔

ہماری خلقت کی مقصد اللہ تعالی کی معرفت اور اس طرح اس کی عبادت بجالاتا ہے کہ وہ چکی کی مرکزی کیل کی طرح ہو اور ہم اس کے گرد محو گردش رہیں اور اپنی زندگی کے تمام حرکات وسکنات اور مشاعر وعواطف میں اسی کی ذات کو اپنا مرکز ومحور بنائیں۔ جیسا کہ بیت اللہ کا طواف بھی اسی معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم رہبانیت اختیار کرلیں اور دنیا کے کام کاج چھوڑ کر پہاڑوں اور بیابانوں کا رخ کرلیں۔ بلکہ اس کے برعکس ہمارا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ ہم زندگی کے تمام حالات پر غور کریں اور اس میں اپنا پیغام پہنچانے کے لوگوں کے درمیان عملی طور پر اپنا کردار ادا کریں۔ جیسا کہ انبیاء وائمہ علیہم السلام ایسے خدا کے مخلص بندوں نے مراتب عالیہ پر فائز ہونے کے باوجود بھی ایک عام انسان کی طرح اس کے تمام تر حالات کا مشاہدہ کیا اور پیغام الٰہی پہنچانے کے لیے اُن کے مناسب اپنا طرز عمل اختیار کیا۔

اہل باطل کو پکڑنا

باطل پرست اور باطل کے آلہ کار لوگ اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ اہل حق کو اپنے جیسا بنالیں۔ مثلاً جب وہ کسی عبد خدا کو خلوص نیت کے ساتھ لوگوں میں خدمت میں مشغول دیکھتے ہیں تو وہ اسے خوف ولالچ ہر دو طریقوں سے اس کام سے روکتے ہیں اور اسے اپنے جیسا بنانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ جب وہ انہیں کی طرح ہوجائے وہ اس کے کریڈیٹ اپنی طرف منسوب کرلیں اور اپنے افعال کو شریعت کا رنگ دے دیں۔ خلاصہ یہ کہ آیات وروایات میں جس گوشہ نشینی کی ترغیب دی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ غلط اور صحیح دونوں راستوں میں ایک حد فاصل اور فرق باقی رہ جائے۔

مومن اپنے رب سے مانوس ہوتا ہے

بلاشبہ مومن اپنے رب سے مانوس ہوتا ہے اور وحشت کا خیال دل میں نہیں لاتا، اور نہ اس کے غیر سے لو لگاتا ہے۔ وہ زیادہ تر لوگوں سے دور ہوتا ہے اور ہر وقت ان میں گھلے ملے رہنے سے اجتناب کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مامن مومن الاوقد جعل الله له من ایمانه انسا یسکن الیه حتی لو کان علی قلة جبل لم یستوحش

"اللہ تعالی نے ہر مومن کے لیے اس کے ایمان کو باعث انس وراحت بنایا ہے اور وہ اس سے تسکین پاتا ہے حتی کہ اگر وہ پہاڑ کی بلندی پر ہو تو بھی وحشت وتنہائی محسوس نہیں کرتا۔"

آپؑ سے ہی مروی ہے کہ لوگوں سے ملو اور انہیں خبر دو، اور جب خبر دے چکو تو ان سے دور ہوجاؤ۔ یعنی لوگوں کے ساتھ میل ملاپ یا ان سے دوری میں سے وہ چیز اختیار کی جائے جو انسان کو خدا کے قریب کرے، اس کی نافرمانی سے بچائے اور اس کی اطاعت سے محروم نہ کرے۔

انسان کی زندگی کی قیمت

انسان اپنی زندگی کے ہر سیکنڈ کو خداوند متعال کی بہت بڑی اطاعت میں بدل سکتا ہے۔ مثلاً اگر وہ اسے تسبیح خدا میں صرف کرے تو ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے پر خدا اس کے لیے جنت میں ایک یا بروایت دیگر دس درخت لگاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

من قال:[سبحان الله]غرس الله له بهاشجرة فی الجنة .ومن قال :[الحمدلله]غرس الله له بهاشجرة فی الجنة.ومن قال :[لا اله الاالله]غرس الله له بهاشجرة فی الجنة.ومن قال :[الله اکبر]غرس الله له بهاشجرة فی الجنة .فقال رجل من قریش :یارسول الله!ان شجرنافی الجنة لکثیر؟!قال :نعم !ولکن ایاکم ان ترسلوا علیها نیراناً فتحرقوها وذلك ان الله عزوجل یقول : یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۳﴾

"جو شخص ایک مرتبہ 'سبحان اللہ' کہتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالی اُس شخص کے لیے جنت میں ایک درخت لگاتا ہے، جو شخص ایک مرتبہ 'الحمدللہ' کہتا ہے اس کے لیے بھی خدا جنت میں ایک درخت لگاتا ہے، اسی طرح جو شخص 'لا الہ الا اللہ' کہتا ہے اس کے لیے بھی ایک درخت لگاتا ہے اور جو 'اللہ اکبر' کہتا ہے اس کے لیے بھی ایک درخت لگاتا ہے۔

یہ سن کر قریش کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! پھر تو ہمارے جنت میں بہت زیادہ درخت موجود ہوں گے؟!

آپؐ نے فرمایا: ہاں! صحیح کہہ رہے ہو، لیکن خبردار! کہیں آگ بھیج کر انہیں جلا نہ دینا، جیسا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔"

یہ ایسی نیکی ہے کہ جو انسان کا ایک سیکنڈ سے زیادہ وقت نہیں لیتی، اور انسان کی اس کی قدر وقیمت کا اندازہ اُس وقت ہوگا کہ جب میزان پر اُس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوجائیں گی اور اسے نیکیوں کا پلڑا بھاری کرنے کے لیے صرف ایک نیکی درکار ہوگی۔ اس وقت انسان اپنی زندگی کے بے کار میں گزارے ہوئے لمحات پر بے حد افسوس کرے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش میں نے انہیں تسبیح پروردگار میں گزارا ہوتا!!

لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا گوشہ نشینی سے کیونکر بہتر ہے؟

جب انسان کا لوگوں میں رہنا کارآمد ہو اور وہ وہاں اپنی ذمہ داریاں انجام دے اور معصیت الٰہی کا مرتکب نہ ہو تو یہ گوشہ نشینی اور ان سے دور رہنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ لوگوں کے درمیان رہنے سے انسان کو نیکی کے بہت سے مواقع میسر آتے ہیں۔ جیسے لوگوں کے کسی کام میں ان کی مدد کی جاسکتی ہے، انہیں خوش کیا جاسکتا ہے، اور انہیں امر بالمعروف ونہی ازمنکر کرکے ان کی راہنمائی کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

المومن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم افضل من المومن الذی لایخالط الناس ولایصبر علی اذاهم

"وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اور ان کی طرف پہنچنے والی اذیت پر صبر کرتا ہے، وہ اُس مومن سے افضل ہوتا ہے کہ جو لوگوں کے ساتھ نہیں رہتا اور نہ ان کی طرف پہنچنے والی اذیت کو برداشت کرتا ہے۔"

ایک شخص لوگوں سے دور ہوکر ایک پہاڑ کے دامن میں گوشہ نشینی کی غرض سے جارہا تھا تو آپؐ نے اس سے فرمایا:

لصبر احدکم ساعة علی مایکره فی بعض مواطن الاسلام خیر من عبادته اربعین سنة

"تم سے کسی کا اسلام میں کسی مشکل مرحلے میں ایک گھڑی صبر کرنا، اس کی چالیس سال کی عبادت سے افضل ہے۔"

ان احادیث کی رو سے انسان کو ہر وقت متوجہ اور بیدار رہنا چاہیے تاکہ لوگوں کے ساتھ رہنے میں اس سے معصیت الٰہی سرزد نہ ہو، وہ فضولیات سے اجتناب کرے، شریعت مقدسہ کے موافق اعمال انجام دے اور دوسروں کے راستوں پر نہ چلے۔ اور جو شخص ایسا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ لوگوں کے پاس کم جائے اور وہ رویہ وطرز کلام اپنائے جو اسے خدا کے قریب کرے۔

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ)

امریکا نے کچھ حاصل نہیں کیا، ٹرمپ حقیقت چھپا رہے ہیں، آیت اللہ خامنہ ای

امریکی صدر نے جو زبان استعمال کی، وہ عام طور پر کی جانے والی مبالغہ آرائی سے کہیں بڑھ کر تھی، جس کا مقصد اصل حقیقت کو چھپانا تھا

تہران (فارن ڈیسک) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان پر ردعمل دیا ہے، جس میں انہوں نے ایران پر امریکی حملوں کو بڑی کامیابی قرار دیا تھا۔ آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے ان بیانات کو کھلا مبالغہ اور حقیقت سے چشم پوشی قرار دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر جاری بیان میں آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے کہا کہ امریکی صدر نے جو زبان استعمال کی، وہ عام طور پر کی جانے والی مبالغہ آرائی سے کہیں بڑھ کر تھی،

جس کا مقصد اصل حقیقت کو چھپانا تھا"۔ انہوں نے مزید لکھا کہ "جس کسی نے بھی ٹرمپ کے الفاظ سنے، وہ یہ سمجھ گیا کہ ان کے پیچھے کوئی چھپی ہوئی حقیقت ہے۔ دراصل، وہ کچھ کر ہی نہ سکے، انہیں کوئی کامیابی نہیں ملی، اس لیے انہوں نے مبالغہ کیا تاکہ سچائی پردے میں رہے"۔ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کے روز کہا تھا کہ اگر ایران نیک نیتی دکھائے تو امریکہ اس پر عائد پابندیاں (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 01)

سیکرٹری جنرل حزب اللہ لبنان

لبنان کی سرزمین پر صیہونی ریاست کا قبضہ عارضی ہے، شیخ نعیم قاسم

ہم امریکہ اور اسرائیل کے خلاف مسلسل مزاحمت میں مصروف ہیں، اور ان دونوں کے حامی لبنان کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں

بیروت (فارن ڈیسک) حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل شیخ نعیم قاسم نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ لبنان کی سرزمین پر صیہونی ریاست کا قبضہ عارضی ہے اور اس کا خاتمہ یقینی ہے۔ انہوں نے پیر کی شب ایک تقریب سے خطاب میں کہا کہ ہم امریکہ اور اسرائیل کے خلاف مسلسل مزاحمت میں مصروف ہیں، اور ان دونوں کے حامی لبنان کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ شیخ نعیم قاسم نے حزب اللہ کے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے ہم دفاعی پوزیشن میں ہیں، ہمیں یہ نہ کہو کہ ہم

دفاع نہ کریں۔ ہمیں یہ بھی نہ کہو کہ ہم ہتھیار ڈال دیں، کیونکہ ہمارے مقابل وہ طاغوتی قوتیں ہیں جو انسانیت کی تقدیر پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ ہم نے امام حسینؑ سے سیکھا ہے کہ ظلم کے آگے ہرگز سر نہیں جھکانا هيهات منا الذلة۔" انہوں نے زور دے کر کہا کہ: "ہم اپنی سرزمین سے وابستہ ہیں۔ حزب اللہ ہر اُس قابض کے خلاف مزاحمت جاری رکھے گی، اور کوئی بھی شخص اپنے مفادات کی خاطر ہمیں ہمارے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔" حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 02)

بمناسبت محرم الحرام

آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد الیعقوبی نے خون کا عطیہ دیا

میڈیکل ٹیم نے مرجع عالی قدر کی رہائش گاہ پر حاضر ہو کر خون کا عطیہ لیا

نجف اشرف (فارن ڈیسک) آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد الیعقوبی نے محرم الحرام سے قبل ایثار و قربانی کا حسینی پیغام دیتے ہوئے خون کا عطیہ دیا تفصیلات کے (باقی صفحہ نمبر 02 بقیہ نمبر 24)

نمائندہ آیت اللہ یعقوبی و نمائندہ آیت اللہ خامنہ ای

شیخ ناصری کی سید مجتبیٰ الحسینی سے ملاقات، اہم امور پر بات چیت

دونوں بزرگ علماء کے نمائندوں نے علمی و دینی تعاون، حوزوی رابطوں کے فروغ، اور عصرِ حاضر میں امت کی فکری رہنمائی جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال

نجف اشرف (فارن ڈیسک) نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) کی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے نمائندہ خصوصی حجۃ الاسلام والمسلمین سید مجتبیٰ حسینی سے ملاقات، اہم امور پر بات چیت تفصیلات کے مطابق نجف اشرف میں آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی (دام ظلہ) کے نمائندہ خصوصی اور شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے رہبرِ معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ) کے عراق میں نمائندے حجۃ الاسلام والمسلمین سید مجتبیٰ حسینی سے اہم ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دونوں بزرگ علماء

کے نمائندوں نے علمی و دینی تعاون، حوزوی رابطوں کے فروغ، اور عصرِ حاضر میں امت کی فکری رہنمائی جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ یعقوبی (دام ظلہ) کی جانب سے رہبرِ معظم اور ان کے مشن کے ساتھ مکمل یکجہتی اور دعاؤں کا پیغام بھی پہنچایا۔ یہ ملاقات موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں شیعہ قیادت کے درمیان ہم آہنگی اور وحدت کی علامت ہے۔

محرم امن و محبت اخوت اور صبر و تحمل کا مہینہ ہے، حسن ظفر

علماء و ذاکرین نفرتوں کے خاتمے اور محبتوں کے جذبوں کو فروغ دینے کی بات کریں

کراچی (بیورو رپورٹ) علامہ حسن ظفر نقوی نے کہا کہ محرم امن و محبت، اخوت، رواداری اور صبر و تحمل کا مہینہ ہے۔ یہ بات انہوں نے امام بارگاہ سامرہ نیو رضویہ سوسائٹی میں منعقدہ عشرہ محرم کی مجلس سے خطاب کے دوران کہی۔ انہوں نے علماء و ذاکرین پر زور (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 13)

سربراہ تحریکِ بیداری امت مصطفیٰ

تفرقہ باز خطباء و ذاکرین ایجنسیوں کے آلۂ کار ہیں، جواد نقوی

امام حسینؑ صرف شیعہ یا مسلمانوں کے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کا سرمایہ اور مظلوموں کیلئے اُمید کے روشن چراغ ہیں

لاہور (بیورو رپورٹ) ماہِ محرم الحرام کی آمد کے موقع پر تحریک بیداری اُمتِ مصطفیٰ کے سربراہ علامہ سید جواد نقوی نے حرمتِ محرم کے حوالے سے اپنے خطاب میں کہا کہ امام حسینؑ صرف شیعہ یا مسلمانوں کے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کا سرمایہ اور مظلوموں کیلئے اُمید کے روشن چراغ ہیں۔ ان کا قیام ایک عالمی منشور ہے جو ہر دور کے ظلم کیخلاف حریت و بیداری کا پیغام دیتا ہے۔ آج کی کربلا غزہ و کشمیر کی صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، اور ضروری ہے کہ ہم اس محرم میں ان مظلوم خطوں کو کربلا کے تسلسل کے طور پر دنیا کے ضمیر کے سامنے رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ محرم شعور، قربانی، قیام اور بیداری کا مہینہ ہے، لیکن افسوس کہ حکومت پاکستان نے اسے صرف "امن و امان اور سیکیورٹی" کے مسئلے تک محدود کر کے اس کی اصل روح کو مجروح کر دیا ہے۔ اس افسوسناک انحراف کے پیچھے تین بڑے ذمہ دار (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 14)

داخلہ جاری ہے

جامعۃ المصطفیٰ طالبات کا بی ایس اور ایم فل میں داخلہ جاری

داخلہ یا کوائف بھیجنے کی آخری تاریخ 14 جولائی 2025ء ہے

کراچی (بیورو رپورٹ) جامعۃ المصطفیٰ طالبات کا بی ایس اور ایم فل میں داخلہ جاری تفصیلات کے مطابق جامعۃ المصطفیٰ شعبۂ کراچی پاکستان میں، تعلیمی سال 2025-26 کے لیے شرائط کی حامل طالبات کا بی ایس اور ایم فل کے مختلف شعبوں میں داخلہ جاری ہے، خواہشمند طالبات رابطہ کر سکتے ہیں۔ کوائف بھیجنے کی آخری تاریخ 14 جولائی 2025ء ہے جب کہ داخلہ کے حصول میں دلچسپی رکھنے والی طالبات مندرجہ بالا تاریخ تک کاغذات جمع کروا سکتی ہیں۔

خطیب اہلبیت

باطنی نفس کے ساتھ جہاد برتر اور دشوار تر ہے، شہنشاہ نقوی

جو شخص مختلف میدانوں میں اپنے نفس پر غالب آجائے اور اسے رام کر لے، وہ کامیاب انسان ہے

کراچی (بیورو رپورٹ) خطیب اہلبیت علامہ سید شہنشاہ حسین نقوی کا نشتر پارک میں مرکزی عشرہ محرم الحرام کی پہلی مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے کہنا تھا کہ باطنی نفس کے ساتھ جہاد، بیرونی دشمن سے جہاد سے بھی برتر اور دشوار تر ہے، یہ جہاد نفسانی خواہشات سے لڑنے، غصے، حرصِ دنیا اور اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا پر قربان کرنے کا نام ہے، انسان کی خودسازی اور اپنے نفس سے جہاد، بیرونی دشمن سے جہاد کی بنیاد ہے اور چونکہ اس کا پھل یا نتیجہ بہت زیادہ ہے، اس لیے اس کی راہ بھی عجیب طور پر کٹھن اور طاقت آزمائی سے بھرپور ہے، جو شخص مختلف میدانوں میں اپنے نفس پر غالب آجائے اور (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 04)

سربراہ مجلس وحدت مسلمین پاکستان

محرم الحرام، اتحاد و اتفاق، صبر و استقامت کا نام ہے، راجہ ناصر

امام حسینؑ نے ظلم و جبر، فسطائیت اور طاغوت کے مقابل میں حق، عدل اور انسانیت کے تحفظ کے لیے پیش کیا

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) سربراہ مجلس وحدت مسلمین پاکستان سینیٹر علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے محرم الحرام کی مناسبت سے میڈیا سیل سے جاری اپنے پیغام میں کہا ہے کہ محرم الحرام 1447ھ کا چاند ہمیں ایک بار پھر کربلا کے اُس لازوال پیغام کی یاد دلاتا ہے جو نواسۂ رسول، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے ظلم و جبر، فسطائیت اور طاغوت کے مقابل میں حق، عدل اور انسانیت کے تحفظ کے لیے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ کربلا صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں، بلکہ ہر دور کے ظالم و مظلوم کے درمیان ایک روشن معیار ہے۔ آج جب امتِ مسلمہ عالم بھر میں آزمائش، جارحیت اور فرقہ واریت کا شکار ہے، محرم الحرام ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے فروعی اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر اتحاد و اتفاق، صبر و استقامت، اور ظالم کے خلاف مشترکہ جدوجہد کا عہد کریں۔ کربلا نے سکھایا کہ ظلم چاہے کسی بھی شکل میں ہو، اس کے خلاف آواز بلند کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ اور یہ بھی کہ ملت کی بقا، وحدت اور باہمی احترام میں مضمر ہے۔ انہوں (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 15)

سالانہ محفل مسالمہ

بزمِ فکرِ ادب کے زیرِ اہتمام "مجلس مسالمہ" کا انعقاد

سید ظفر حسن رضا کے زیرِ صدارت پروگرام میں شعرائے کرام نے ہدیۂ عقیدت پیش کیا

ساہیوال (بیورو رپورٹ) 4 محرم 2025 بزمِ فکرِ ادب کے زیرِ اہتمام سالانہ "مجلسِ مسالمہ" کا انعقاد کیا گیا۔ مجلسِ مسالمہ کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جس کی سعادت سید فدا حسنین شیرازی نے حاصل کی۔ صدارت سید ظفر حسن رضا کے سپرد تھی شعرا میں سید باقر زیدی لاہور، سید حسنین محسن منڈی بہاولدین، سحر شیرازی فیصل آباد، ناطق جعفری چکوال، حیدر عباس چنیوٹ، توقیر احمد منڈی بہاولدین، سید محمد رضا شیرازی شاہپور، ثاقب گولڑی عاقل شاہ، تحسین حیدر چاوے والا،

فراست خان کھوسہ فروکہ، سرفراز ضیا پھلروان، سید فدا حسنین شیرازی، جوہر عباس کھوکھر، راجہ انصر، کلیم اللہ روحیل، شہباز راجہ اور اسد اعوان نے بارگاہِ مظلومِ کربلا (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 12)

شعبۂ فکری و ثقافتی امور

حرم عباسؑ کے زیرِ اہتمام 20 سے زائد ممالک میں مجالس کا انعقاد

اس سال محرم الحرام کے تبلیغی پروگرام کا انعقاد آوازِ حریت کے نام سے جاری بیداری مہم کے تحت کیا جا رہا ہے

کربلا معلیٰ (فارن ڈیسک) حرم حضرت عباس علیہ السلام کے شعبۂ فکری و ثقافتی امور کے زیرِ انتظام براعظم افریقہ کے 20 سے زائد ممالک میں محرم الحرام 1447ھ میں مجالس عزاء کا اہتمام تفصیلات کے مطابق اس شعبہ کے ذیلی ادارے سنٹر فار افریقن سٹڈیز میں تبلیغی سرگرمیوں کے انچارج، سید مسلم جابری نے بتایا کہ اس سال محرم الحرام کے تبلیغی پروگرام کا انعقاد صوت الأحرار (آوازِ حریت) کے نام سے جاری بیداری مہم کے تحت کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد افریقی ممالک، جیسے تنزانیہ، نائجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ (ساحلِ عاج)، سینیگال، نائجر اور لائبیریا، میں اُن انسانی اصولوں اور اصلاحی اقدار کی ترویج ہے کہ جن کی خاطر امام حسین (ع) نے قیام کیا۔ جابری نے مزید کہا کہ یہ پروگرام افریقی معاشروں میں (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 05)

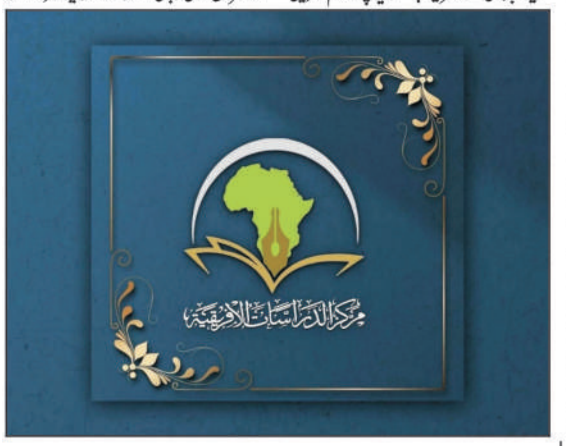

شنگو گلتری ویلفیئر فاؤنڈیشن

فیالنگ واٹر ڈرائیور جن منصوبے کے لیے بھاری رقم کا عطیہ

شیخ ذاکر مدبر، فاؤنڈیشن کی کابینہ اور پوری گلتری کمیونٹی کا شکریہ ادا کیا

شنگو گلتری (مانیٹرنگ ڈیسک) شنگو گلتری ویلفیئر فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ نے جناب غلام مرتضیٰ بھمانی کی طرف سے فیالنگ واٹر سرپرست اعلیٰ حجت الاسلام شیخ اکمل حسین طاہری (مقیم افریقہ تنزانیہ)، سرپرست اعلیٰ حجت الاسلام شیخ ذاکر مدبر، فاؤنڈیشن کی کابینہ اور پوری

ڈرائیور جن منصوبے کے لیے بھیجی گئی 28 لاکھ 62 ہزار روپے کی خطیر رقم کو منصوبے کے سرپرست اعلیٰ حجت الاسلام والمسلمین سید باقر الحسینی کی خدمت میں تقدیم کیا ہے۔ جس پر آقا سید باقر الحسینی نے خصوصی طور پر جناب غلام مرتضیٰ بھمانی، نائب گلتری کمیونٹی کا شکریہ ادا کیا۔ یاد رہے کہ یہ رقم فاؤنڈیشن کے نائب سرپرست اعلیٰ حجت الاسلام شیخ اکمل حسین طاہری (مقیم تنزانیہ) نے اپنے دوست غلام مرتضیٰ بھمانی کی جانب سے شنگو گلتری ویلفیئر فاؤنڈیشن (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 10)

اہم ترین پریس کانفرنس

شیعہ ایک آواز ایک جان ہو کر شہنشاہ نقوی کا ساتھ دینگے، ملت جعفریہ

ایک عرصے سے تکفیری ٹولہ مسلسل منفی اور سب سے ہٹ کر اپنا منفی کردار ادا کرتا ہے، پاک محرم ہال کراچی میں شیعہ اکابرین کی پریس کانفرنس

کراچی (بیورو رپورٹ) پاک محرم ہال کراچی میں شیعہ اکابرین ملت جعفریہ کا پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہنا ہے کہ محرم الحرام کے ایام تمام مسلمانوں کے مقدس ایام ہیں، تمام لوگوں کو مل کر سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری، ان کی سیرت، ان کے کارنامے اور ان کی قربانی کو یاد کرنا ہے، مگر پاکستان میں ایک عرصے سے تکفیری ٹولہ مسلسل منفی اور سب سے ہٹ کر اپنا منفی کردار ادا کرتا ہے۔ پریس کانفرنس کے شرکاء میں علامہ ناظر عباس تقوی، علامہ باقر حسین زیدی، علامہ صادق جعفری، سید شبر رضا، ایس ایم نقی، غیور عباس، علامہ نقی نقوی، سرور علی اور دیگر شامل تھے۔

رہنماؤں نے کہا کہ پچھلے دنوں پشاور میں عید سعیدِ غدیر کے اجتماع سے امام بارگاہ کے اندر میلاد سے خطاب کرتے ہوئے خطیبِ پاکستان علامہ سید شہنشاہ حسین نقوی نے جو گفتگو کی، وہ ہمارے عقائد پر مشتمل گفتگو ہے، پوری ملت جعفریہ کے وہی عقائد ہیں، جو انہوں نے بیان کئے۔ وہ اپنے مجمع میں بات کر رہے تھے اور غدیر کے میدان میں جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام کو من کنت مولا کہہ کر اعلان کیا تو سوا لاکھ صحابہ کرام نے مولا علیؑ کی ولایت کو تسلیم کیا، لہٰذا کوئی صحابہ کی توہین کا پہلو نہیں تھا، آج کے لوگوں کے لیے پیغام تھا کہ جیسے صحابہ کرام اور تابعین نے مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار رکھا اور اہلِ تشیع و اہلِ سنت علمائے متقدمین نے مولا علیؑ کے فضائل اور مولا علی کے ولایت کے موضوع پر کتابیں لکھی ہیں، تو آج کے مسلمانوں کو بھی یہ کلمہ پڑھنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس طرح کی ان کی گفتگو تھی، وہ اگر آپ کو ناگوار ہے تو نہ پڑھیں، نہ بولیں، لیکن ان کی جو گفتگو تھی، ایک تو امام بارگاہ کے اندر تھی۔ رہنماؤں نے کہا کہ کیا آپ اپنے مدرسوں میں، کیا آپ اپنے اجتماعات (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 11)

زیر اہتمام انجمن جعفریہ

اسلام شناسی کورس 2025 اختتام پذیر

نوجوانوں کی دینی، فکری اور عملی تربیت کے لیے شب و روز محنت کی گئی

کچھا سیداں (نامہ نگار) نجف اشرف میں زیرِ تعلیم علمائے کرام کی زیرِ نگرانی اور انجمنِ جعفریہ کچھا سیداں جموں و کشمیر پاکستان کی میزبانی میں منعقدہ پندرہ روزہ اسلام شناسی کورس 2025 زیدی، آغا یاسر زیدی، آغا سہیل نجفی، محمد حسین جیوانی، آغا جواد یعسوبی اور آغا ذہین علی نجفی کی کاوشیں قابلِ ستائش رہیں۔ کورس کے موضوعات، عقائد، اخلاق، سیرت، تجوید، احکام، وضو و غسل

ایمان افروز ماحول میں کامیابی سے مکمل ہو گیا۔ کورس میں نوجوانوں کی دینی، فکری اور عملی تربیت کے لیے اساتذہ کرام نے شب و روز محنت کی۔ کورس کے دوران، آغا جعفر فرشتہ، آغا کمیل عملی، ذبح شرعی، روحانی پکنک اور والدین نشست، تھے۔ اس موقع پر آغا کمیل زیدی نے احادیث کی روشنی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ کورس کے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 06)

روضہ مبارک امام حسین علیہ السلام

حرم امام حسینؑ کا محرم الحرام کے دوران فول پروف سیکیورٹی پلان

زائرین کو مکمل تحفظ فراہم کیا جا سکے اور کسی بھی ممکنہ ناخوشگوار واقعے کی صورت میں فوری ردِعمل ممکن ہو

کربلا معلیٰ (فارن ڈیسک) روضہ مبارک امام حسین علیہ السلام کی سیکیورٹی پر مامور انتظامیہ نے محرم الحرام کے ایام میں کربلا آنے والے زائرین اور ماتمی دستوں کی حفاظت کے لیے فول پروف انتظامات مکمل کر لیے ہیں۔ سیکیورٹی مانیٹرنگ اور نظم و نسق کے شعبے کے انچارج، نصیر عبد الامیر یحییٰ نے کہا کہ یوم عاشور کے موقع پر کربلا میں امام عالی مقام کو پرسہ دینے کے لیے آنے والے عزاداروں، رکضہ طویریج اور زائرین کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور اعلیٰ معیار کے کیمرے نصب کیے گئے ہیں، تاکہ زائرین کو مکمل تحفظ فراہم کیا جا سکے اور کسی بھی ممکنہ ناخوشگوار واقعے کی صورت میں فوری ردِعمل ممکن ہو۔ اس منصوبے کے (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 09)

مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا

ساہیوال، نوجوان پرسہ داری کے دوران انتقال کر گیا

مرحوم کی نماز جنازہ امام بارگاہ قصر عباس میں اسد خمینی کی اقتدا میں ادا کی گئی

ساہیوال/سرگودھا (نامہ نگار خصوصی) امام بارگاہ جعفریہ ساہیوال میں پرسہ داری کے دوران غم اکبرؑ کا ماتمی نوجوان عزادار بلال خان ماتمداری کرتے ہوئے سوگوار حالت میں بے ہوش ہوا ساہیوال سے سرگودھا لے جاتے ہوئے راستہ میں انتقال کر گیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ امام بارگاہ قصر عباس میں ادا کی گئی جس میں تحصیل بھر کے ہزاروں مومنین (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 08)

بسلسلہ عشرہ محرم الحرام

پاکستان بھر میں مجالسِ عزا و جلوسِ عزا کا سلسلہ جاری

علماء و ذاکرین نے مجالس عزا سے خطابات میں نواسہ پیغمبر اکرم کی لازوال قربانی اور فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالی

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی ملک کے طول و عرض میں مجالس و محافل عزاداری کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایامِ عزا میں علمائے، ذاکرین اور خطبا نے مجالس عزا سے خطابات میں نواسہ پیغمبر اکرم کی لازوال قربانی اور فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالی۔ جامعہ زینبیہ، بارگاہ علمدار راولپنڈی میں مجالس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ امداد صابری، شاہ پور سیداں میں علامہ شفا نجفی اور حیدری چوک میں علامہ شیخ انور علی نجفی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امام حسینؑ کی شہادت اور واقعہ کربلا کی یاد منانے کے لئے صدیوں سے پوری دنیا میں "عزاداری سید الشہداء" کا سلسلہ جاری ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے مسلمان حتیٰ کہ انسان اپنے اپنے طریقے سے عزاداری مناتے ہیں اور امام حسینؑ کی لافانی جدوجہد کو خراج عقیدت پیش (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 07)